Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly
BADR Qadian

جلد
55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ
37

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

20 شعبان 1427 ہجری 14 تبوک 1385 ہش 14 ستمبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 9 ستمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو دعائیں کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کے کامل لوازمات یہ ہیں کہ ان میں رقت ہو، اضطراب ہو اور گدازش ہو

ارشاد باری تعالیٰ

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۷)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں"۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہیں انمیں سے سب سے زیادہ عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ دُعا اس ابتلا کے مقابلہ پر جو آچکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دُعا کرنے کو اختیار کرو۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح باللہ)

☆ ۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو دوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں؟ (ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح باللہ)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کے کامل لوازمات یہ ہیں کہ ان میں رقت ہو، اضطراب ہو اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی بھی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے بھی کرتا رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اس سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دُعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے" (الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لبنان اسرائیل جنگ ═══ کئی اسباق کئی پیغام

..........................(4)..........................

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کرر ہے تھے کہ آیت قرآنی " اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُم" کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کے مسلم دُنیا کو شدید نقصانات ہوئے ہیں ایک تو اُنہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اُن کیلئے غیر مسلم حاکم کی اطاعت لازم نہیں ہے اگر مسلمان حاکم ہوگا تو اُس کی اطاعت کی جائے گی اور پھر مزید براں یہ کہ بعض نے اس سے یہ بھی استنباط کرلیا کہ مسلمان حاکم سے وہ مراد ہے جس کو وہ مسلمان سمجھیں اور جس کے متعلق ان کے علماء کفر کا فتویٰ دے دیں وہ بھی مسلمان حکام کی فہرست میں نہیں آتا لہٰذا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مسلم حکام کی اطاعت سے تو ہاتھ کھینچے ہی تھے مسلمان حکام کی اطاعت سے بھی پیچھے ہٹ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ آج کی مسلم دُنیا کو دیکھ لیں انتہا پسند مسلم تنظیمیں اس بنیاد پر غیر مسلم حکومتوں سے بھی لڑ رہی ہیں اور مسلمان حکومتیں جو ان کے عقائد و منشاء کے مطابق نہیں ہیں اُن سے بھی وہ برسر پیکار ہیں۔ پاکستان کی ایم ایم اے پارٹی کے مولوی صاحبان جب چاہے ملک میں فساد کروا دیتے ہیں اور ان سے تعلق رکھنے والے نوجوان جب چاہے اپنے ملک میں توڑ پھوڑ اور تخریب کاریوں کو اسلام کی خدمت کا حصہ سمجھتے ہیں یہی حال افغانستان سے لیکر تمام عرب اور دیگر اسلامی ممالک گیا ہو چکا ہے اور حزب اللہ اور اسرائیل کی موجودہ جنگ بھی اسی کا ایک حصہ ہے کیونکہ حزب اللہ سمجھتے ہیں کہ لبنان کی حکومت ان کی پالیسیوں کے مطابق اُولی الامر منکم کا حصہ نہیں ہے۔

اس غلط عقیدے سے ایک اور غلط عقیدے کی بنیاد پڑی اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی حاکم مسلمان نہیں ہے وہ ہماری منشاء کے خلاف ہے اور اس کی اطاعت لازمی نہیں ہے تو پھر ایسے حاکم سے جہاد فرض ہو جاتا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو جماعت اسلامی کے سربراہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا درج ذیل اقتباس۔

" جو کوئی حقیقت میں خدا تعالیٰ کی زمین سے فتنہ و فساد کو مٹانا چاہتا ہے اور واقعی یہ چاہتا ہے کہ خلق خدا کی اصلاح ہو تو اس کے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے اُسے اُٹھنا چاہئے اور غلط اُصول کی حکومت کا خاتمہ کر کے غلط کار لوگوں سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہئے"

(حقیقت جہاد صفحہ ۱۱)

مولانا کے نزدیک ان کی جماعت اسلامی کی حکومت جہاں پر نہیں پہنچی ہے دُنیا کے وہ تمام علاقے فتنہ و فساد کا گڑھ ہیں اور فتنہ و فساد کی اصلاح وعظ و نصیحت نہیں ہو سکتی بلکہ غلط اصولوں کی حکومت کو بزور ختم کر دینا چاہئے انکے ہاتھ سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہئے۔

پھر اپنے تشدد میں انتہا درجے تک آگے بڑھتے ہوئے یہاں تک کہتے ہیں کہ نماز روزہ زکوٰۃ اور حج کا اصل مقصد روحانی ترقی نہیں بلکہ یہ تو جہاد کی تربیت دینے کا ایک ذریعہ ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے مودودی صاحب کیا فرماتے ہیں:۔

" یہ نماز اور روزہ یہ زکوٰۃ اور حج دراصل اس تیاری اور تربیت کے لئے ہیں جس طرح تمام دنیا کی سلطنتیں اپنی اپنی فوج، پولیس اور سول سروس کیلئے آدمیوں کو پہلے خاص قسم کی ٹریننگ دیتی ہیں پھر اُن سے کام لیتی ہیں اس طرح اسلام بھی ان تمام آدمیوں کو جو اس ملازمت میں بھرتی ہوں پہلے خاص طریقہ سے تربیت دیتا ہے پھر اُن سے جہاد اور حکومت الٰہی کی خدمت لینا چاہتا ہے"۔ (حقیقة جہاد صفحہ 18)

عبادت الٰہی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس عظیم مقصد کیلئے ہی میں نے جن و انس کو پیدا کیا ہے اور جس کا خالص مقصد وصال الٰہی ہے مولانا مودودی صاحب اس کے متعلق ایک الگ اور عجیب نظریہ پیش کرتے ہیں اور دراصل یہ نظریہ اس اصول کی بنیاد پر ہے کہ جہاں ایسے لوگوں کی حکومت ہو جو ہمارے نظریہ کے مخالف ہیں تو وہ لوگ اُولی الامر منکم میں سے نہیں ہیں اُن کا خاتمہ بالجبر کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ عبادت الٰہی کا مغز جہاد کو بتاتے ہوئے پھر اس کا نتیجہ نکالتے ہوئے اپنے پیروکاروں کو تلقین کرتے ہیں کہ:۔

" جس سرزمین میں بھی تمہاری حکومت ہو وہاں خلق خدا کی اصلاح کیلئے اُٹھو حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو ناخدا ترس اور شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروادری کا اقتدار چھین لو"۔ (حقیقت جہاد صفحہ 15)

یہ تو تھے جماعت اسلامی کے سربراہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے "اسلامی عقائد" اب ملاحظہ فرمائیں دیوبندیوں کے مجدد الملت حکیم الامۃ اشرف علی تھانوی صاحب کے اسلامی عبادات کے متعلق کیا خیالات ہیں وہ بھی ایک مقام پر مودودی صاحب کی ہمنوائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" دلائل اس کے شاہد ہیں کہ خالی نماز روزہ سے کبھی کامیابی نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال و جہاد ہے"

(اسلامی حکومت و دستور مملکت افادات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی انتخاب و ترتیب محمد زید مظاہری ندوی صفحہ ۴۶۲ مطبوعہ ۱۴۱۸ھ ناشر ادارہ افادات اشرفیہ ہتھوڑہ باندہ یوپی) پھر مذکورہ کتاب میں ہی تھانوی صاحب جہاد کی غرض و غایت درج ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

" جہاد اسلام کے غلبہ کیلئے ہے کیونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حق دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہو سکتا جب چاہے اس کو روک سکتے ہیں اس لئے اسلام کو غلبہ کی ضرورت ہے اور غلبہ بغیر جہاد کے یا جہاد کے خوف سے ادائے جزیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا" (ایضاً صفحہ ۴۶۵)

اور پھر جہاد کا طریقہ یوں بیان کرتے ہیں،

" اور یہ جو کہا گیا ہے کہ جہاد مدافعت اور خود اختیاری حفاظت کیلئے ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ جہاد میں ابتداء نہ کی جائے کیونکہ خود ابتداء کرنے کی غرض بھی یہی مدافعت و حفاظت ہے کیونکہ غلبہ کے بغیر مزاحمت کا احتمال ہے" (ایضاً صفحہ ۴۶۸)

سوال یہ ہے کہ اگر جہاد میں پہل کرنے کی اجازت ہے تو پھر اس فرمان نبوی کا کیا مطلب ہوا۔ **یایها الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسئلوا الله العافية فاذ القيتموهم فاصبروا**۔ (بخاری)

اے لوگو تمہیں چاہئے کہ دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کیا کرو اور خدا سے امن و عافیت کے خواہاں رہو لیکن اگر تمہاری خواہش کے بغیر دشمن سے جنگ کرنا ہی پڑے تو صبر کرو۔ اسی طرح "مجدد الملت" جہاد بالسیف کو جہاد اکبر بتاتے ہیں جبکہ آنحضرت ﷺ اس کو جہاد اصغر قرار دیتے ہیں" مجدد الملت" اشرف علی تھانوی دیوبندی کا مطلب غالباً یہ ہے کہ لڑائی جھگڑا اور قتال ہی مسلمانوں کا سب سے بڑا جہاد ہے اور باقی سب باتیں حتی کہ عبادت الٰہی بھی اس سے نیچے ہیں یا للعجب! پھر فرماتے ہیں:۔

" آج کل عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کفار سے قتال کرنا جہاد اصغر ہے اور مجاہدہ نفس جہاد اکبر ہے گویا کہ کفار سے قتال کو علی الاطلاق اس مجاہدہ نفس سے جو خلوت میں ہو درجہ میں گھٹا ہوا سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے"

(ایضاً صفحہ ۴۸۷)

سوال یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی آنحضرت ﷺ کی اس حدیث مبارک کو کہاں لے جائیں گے جس میں آپؐ نے ایک غزوہ سے لوٹتے ہوئے فرمایا تھا کہ **رجعنا من الجهاد الاصغرا الى الجهاد الاكبر**۔ کہ ہم چھوٹے جہاد (یعنی تلوار کے جہاد) سے بڑے جہاد (یعنی جہاد بالنفس) کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

کیا" مجدد الملت" دیوبندی صاحب کو اس حدیث رسول ﷺ کی خبر نہیں یا اگر خبر ہے تو پھر کیا یہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی کھلی کھلی نافرمانی و گستاخی نہیں ہے۔

" مجدد الملت" صاحب اور ابوالاعلیٰ مودودی صاحب فرماتے کہ نماز روزہ کامیابی کیلئے ضروری نہیں لیکن ملاحظہ فرمایئے اللہ کی کتاب قرآن مجید کیا فرماتی ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِی صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَاءَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰئِکَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (المومنون 2:12)

یعنی وہ مومن کامیاب ہوگئے جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے یا جن کے مالک انکے دائیں ہاتھ ہوئے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو کسی قسم کی ملامت نہیں اور وہ لوگ (بھی کامیاب ہیں) جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ اصل وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔

پس قرآن مجید تو نماز کی حالتِ خشوع و خضوع اور حفاظت کو فلاح و کامیابی کا گرہتا ہے لیکن تھانوی دیوبندی اور ابوالاعلیٰ مودودی قتال کو کامیابی بتاتے ہیں قابل غور ہے!!

☆۔ اسی طرح تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ تبلیغ اسلام بغیر غلبہ کے ممکن نہیں اور غلبہ کیلئے قتال ضروری ہے اور یا پھر اس وقت تبلیغ ہو سکتی ہے جبکہ کفار جزیہ دے کر مغلوب ہو جائیں گویا نعوذ باللہ من ذالک تھانوی صاحب کے نزدیک تبلیغ اسلام کیلئے پہلے کفار کے گلے کاٹ کر ان کو مغلوب کرنا چاہئے اور پھر انہیں اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔ حکیم الامت اور مجدد الملت اور جماعت اسلامی کے سربراہ مولانا مودودی کے ان خیالات پر ہم سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے اور کیا کہہ سکتے ہیں انکے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا دین کامل نعوذ باللہ من ذالک ایسا خونخوار دین ہے کہ لوگوں کے گلے کاٹ کر ان کے جسموں پر غلبہ حاصل کرنا اس کا مقصود ہے کیونکہ گلے کاٹنے سے تو جسموں پر ہی غلبہ مل سکتا ہے دلوں پر نہیں۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

مکرم مرزا عبدالحق صاحب، مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر، مکرمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ اور مکرم ماسٹر منور احمد صاحب شہید گجرات کا ذکر خیر اور ان کے لئے دعاؤں کی تحریک

قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے وفات یافتگان کے تعلق میں مختلف امور کا تذکرہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خصوصی پیغام میں دعاؤں اور نمازوں پر بہت زور دینے کی تاکیدی نصیحت

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ یکم ستمبر 2006ء بمطابق یکم تبوک 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۔نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾

(العنکبوت:58-59)

گزشتہ دنوں میں سلسلے کے چند بزرگوں کی وفاتیں ہوئی ہیں، یہ موت فوت کا عمل تو انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ جو اس دنیا میں آئے گا اس نے جانا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ یعنی ہر چیز جو اس زمین پر ہے وہ فانی ہے اور آگے فرمایا کہ ﴿وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ (الرحمٰن: 28) اور صرف تیرے ربّ کی ذات باقی رہنے والی ہے جو جلال اور اکرام والی ہے۔ پس دنیا میں جو آیا اس نے چلے جانا ہے، کسی نے پہلے، کسی نے بعد۔ کسی نے لمبی عمر پا کر، کسی نے جلدی۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ﴿ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ خدا سے چمٹے رہتے ہیں اور اس کی پناہ میں آ جاتے ہیں۔ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پچھلوں کے لئے بھی یہ نمونہ چھوڑ کر جاتے ہیں کہ دنیا کی فانی چیزوں کے پیچھے نہ دوڑنا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ اگر یہ تمہیں مل گئی تو تمہیں دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔ وہ اپنے عمل سے اپنے پیچھے رہنے والوں کو، اپنی نسلوں کو یہ سبق دے کر جاتے ہیں کہ ہم نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی تا کہ اللہ تعالیٰ کے اُس انعام کے مصداق ٹھہریں جس نے فرمایا ہے کہ ﴿مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ (البقرۃ:113) یعنی جو بھی اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔ پس ایسے لوگ جو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیتے ہیں اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے حصہ لیتے ہیں اور آخرت میں بھی انشاء اللہ حصہ لیں گے۔ اور آخرت کا حصہ ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد ملنا ہے۔ اس فانی دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد ملنا ہے۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ ہر جان کو موت آنی ہے اور موت آنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تمہارا میری طرف لوٹنا ہے اور جب میری طرف لوٹو گے تو ہم اُنہیں جنہوں نے نیک عمل کئے ہوں گے ضرور بالضرور جنت میں ایسے بالا خانے دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ پس نیک عمل کرنے والوں کا یہ ایسا عمدہ اور اعلیٰ اجر ہے کہ اس کے برابر کوئی اور اجر ہو نہیں سکتا۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے نیک اعمال کے ایسے اجر پائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کی جنتوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔ ہمارے جو بزرگ گزشتہ دنوں فوت ہوئے ہم امید رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے مستحق ہوئے ہوں، حقدار ٹھہرے ہوں۔ اُن لوگوں نے اپنی زندگیاں اس طرز پر ڈھالنے کی کوشش کی کہ نیک اعمال بجالائیں۔ اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اور انسانیت کی خدمت میں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر جو بھی چھوٹی سی کوشش انہوں نے کی اس کا کئی گنا بڑھ کر اجر عطا فرمائے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے۔ وہاں بیٹھے ہوئے صحابہ نے ان کی تعریف کی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی برائی کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے جو پاس بیٹھے ہوئے تھے عرض کیا حضور! کیا واجب ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کی تم لوگوں کو توفیق دی گئی ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی المیت)

پس کسی بھی مرنے والے کے ماحول کے لوگ جب اس کی نیکیوں کی گواہی دے رہے ہوں تو یقیناً یہ اس کے حق میں دعا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے مرنے والوں کو اجر دیتا ہے۔ اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو جنت کے بالا خانوں میں جگہ دے۔ یہ ایسے لوگ تھے جو آخرین میں شمار ہوئے۔ پھر حتی الوسع اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے خدمات دینیہ ادا کرنے کی توفیق پائی۔ ہزاروں لوگوں نے ان کے جنازوں میں شرکت کرنے کی توفیق پائی۔ جن سے بھی ان لوگوں کا واسطہ پڑا انہوں نے ان کے لئے تعریفی کلمات ہی کہے۔ میرے پاس مختلف لوگوں کے جن سے ان کا واسطہ تھا۔ تعزیتی خطوط آئے ہیں اور ہر ایک نے ان کی نیکیوں کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان بزرگوں کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ کیونکہ بعد میں بھی ان کے لئے دعائیں کرنی ضروری ہیں۔ خاص طور پر جو فوت ہونے والے ہیں، وفات یافتگان ہیں ان کی اولادوں کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کرتے رہو جو ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنیں گے۔ پھر فوت ہونے والوں نے جن لوگوں کے ساتھ نیکیاں کیں ان کا بھی فرض بنتا ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اب مَیں ان بزرگوں کا مختصراً ذکر خیر کروں گا۔ ان میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب مرحوم ہیں، مولانا جلال الدین صاحب قمر ہیں، صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ ہیں اور اسی طرح ایک شہید ماسٹر منور احمد صاحب جو گجرات میں گزشتہ دنوں اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب وہ بزرگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً 106 سال کی لمبی عمر عطا فرمائی۔ آپ کی پیدائش جنوری 1900ء کی تھی۔ آپ کے بھائی اور چچا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی لیکن آپ نے بیعت نہیں کی کیونکہ آپ چھوٹے ہی تھے۔ لیکن نیک فطرت تھے تحقیق کا مادہ چھوٹی عمر میں بھی تھا۔ جو متاثر کرنے والی بات تھی اس

سے متاثر بھی ہوتے تھے۔ 1913ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (یہ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانے کی بات ہے) ایک دفعہ شملہ تشریف لے گئے تو حضرت مرزا صاحب بھی ان دنوں وہیں تھے۔ ان کی عمر اس وقت صرف 14 سال تھی لیکن دینی علم کے حصول اور تحقیق کا مادہ تھا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی جب شملہ گئے، جیسا کہ مَیں نے کہا یہ خلافت اولیٰ کا زمانہ تھا۔ تو حضرت مرزا صاحب کے ذہن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کا کچھ اور ہی تصور تھا۔ لیکن جب خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی مجالس میں بیٹھے تو آپ کی نیکی اور علم کا آپ کی طبیعت پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ مجھے بھی ایک دفعہ انہوں نے یہ سارا قصہ سنایا تھا۔ بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے بعد خلافت ثانیہ میں حضرت مرزا عبد الحق صاحب نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کی اور اس بیعت کے رشتے کو اس طرح نبھایا کہ کوشش کی کہ اپنا حلیہ بھی وہی رکھیں جو ظاہری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تھا۔ چنانچہ مجھے ایک دفعہ انہوں نے خود بتایا کہ بیعت کے بعد پھر مَیں نے یہ کوشش کی کہ جو لباس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پہنتے ہیں اسی طرح کا لباس پہنوں۔ چنانچہ شلوار، قمیص اور کوٹ اور سر پر پگڑی ہاتھ میں سوٹی وغیرہ اس طرح رکھنی شروع کی۔ (جیسا کہ مَیں نے کہا) تاکہ میں اسی حالت میں رہوں، اس حالت میں بننے کی کوشش کروں اور وہ حالت اپنے اوپر طاری کروں کہ وہ ہر وقت یاد رہے جس کی میں نے بیعت کی ہے اور پھر جب یہ عادت پڑ گئی تو بہر حال اسی طرح ان کی زندگی ڈھل گئی۔ گو آپ خلافت ثانیہ میں جماعت میں شامل ہوئے تھے لیکن اس فکر اور کوشش میں کہ مَیں نے اب احمدیت کا صحیح نمونہ بننا ہے تقریباً صحابہؓ کا رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا تھا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر لاء (Law) کا امتحان پاس کیا اور کچھ عرصہ بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں زندگی وقف کرنے کی درخواست پیش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جواب دیا کہ آپ اپنی پریکٹس جاری رکھیں اور اپنے آپ کو زندگی وقف ہی سمجھیں۔ چنانچہ انہوں نے ساری ہی زندگی اس کا پاس کیا۔ گو آپ پہلے بھی علمی ذوق رکھنے والے تھے اور دینی علم کی طرف بڑی رغبت رکھتے تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس ارشاد کے بعد تو اور بھی زیادہ کوشش کی۔ ایک دفعہ انہوں نے بتایا کہ مَیں نے تو 9 سال کی عمر میں (جبکہ بچہ تھا) دینی مسائل پر غور کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور ماشاء اللہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں داخل ہوئے تو آپ کے علم و عرفان کو چار چاند لگ گئے۔ چنانچہ آپ کے جلسہ سالانہ پر بڑے علمی خطابات ہوتے تھے۔ کئی کتابیں لکھی ہیں۔ بڑے علمی کام کئے ہیں۔ قرآن کریم کی تفسیر بیان کرتے رہے، سرگودھا میں ان کے کئی شاگرد ہیں۔

مجھے الفضل سے پتہ لگا کہ جب صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر آپ کی کتاب شائع ہوئی تو ایک بزرگ نے مرزا صاحب کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتایا ہے کہ یہ کتاب مَیں نے اپنے حضور قبول کی، میرا خیال ہے کہ یہ کتاب بھی صداقتِ حضرت مسیح موعود پر اُن کی جلسہ سالانہ کی ہی تقریر تھی۔ بہر حال آپ کی شخصیت ایک گہرے علمی اور دینی ذوق رکھنے والی تھی۔ بغیر تیاری کے بھی کسی مضمون پر بولنا شروع کرتے تھے تو خوب حق ادا کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت کو ایسے علمی اور روحانی افراد عطا فرماتا رہے جو ہمیشہ سلطان نصیر ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار خلفاء کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آخر تک اللہ کے فضل سے ذہنی طور پر بالکل ایکٹو (Active) تھے۔ اور آپ نے ہمیشہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے کام کیا۔ میرے ساتھ بھی آخری دم تک انہوں نے وفا اور اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ اپنے خطوط میں ہمیشہ اس بات کا احساس کراتے تھے کہ انجام بخیر ہونے کے لئے دعا کریں۔ تقریباً ہر سال جلسے پر یہاں آیا کرتے تھے۔ گزشتہ سال بھی آئے تھے اور انتہائی محبت اور پیار اور خلوص کا اظہار فرماتے رہے۔ خلافت سے جو وفا اور خلوص کا تعلق تھا وہ تو تھا ہی لیکن اس ناطے کہ مرکزی عہدیدار خلیفہ وقت کے مقرر کردہ ہیں ان عہدیداروں کی بھی نہایت عزت اور احترام فرمایا کرتے تھے۔ مَیں جب ناظر اعلیٰ تھا، جب بھی کسی کام کے لئے ربوہ تشریف لایا کرتے تھے تو صحت کی پرواہ کئے بغیر اور باوجود کمزوری صحت کے اور میرے کہنے پر بھی کہ جہاں آپ ٹھہرے ہوئے ہیں وہیں رہا کریں مَیں ملنے کے لئے وہیں آ جاتا ہوں خود دفتر تشریف لایا کرتے تھے اور ایک عہدیدار کے لئے ان کی آنکھوں سے احترام چھلک رہا ہوتا تھا۔ یہ جو مَیں نے کہا ہے کہ ان کی جو کمزوری تھی اس کے باوجود بھی ان کی یہ بڑی خوبی تھی کہ آخری سالوں میں جو پچھلے چند سال گزرے ہیں، خلیفہٴ وقت نے جن کمیٹیوں کا بھی ان کو ممبر بنایا تھا یا جو کمیٹیاں ان کے سپرد تھیں ان میں ہمیشہ خرابی صحت کے باوجود بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ سرگودھا سے سفر کر کے آتے تھے اور آخر تک جیسا کہ مَیں نے کہا ماشاء اللہ دماغی طور پر بڑے ایکٹو (Active) رہے۔ بڑے صائب الرائے تھے لیکن دوسروں کی رائے بھی بڑے حوصلے سے سنتے تھے اور اس کی قدر کرتے تھے۔ 1988ء میں یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مسائل اور خاص طور پر زمینداروں کے مسائل پر ایک کمیٹی بنائی تھی تو مجھے بھی اس کا ممبر بنایا تھا اور مرزا صاحب اس کے صدر تھے۔ جب بھی آپ میٹنگ پر تشریف لاتے تو ہر ایک کو موقع دیتے کہ اپنی رائے کا اظہار کرے اور پھر اس رائے کو وزن بھی دیتے تھے۔ بحث کرنے کا کھل کے موقع دیتے تھے۔

پھر جب ایک جھوٹے مقدمے میں جو میرے خلاف ہوا تھا کہ مَیں نے ربوہ کے بس اڈے پر ایک بورڈ پر لکھی ہوئی قرآنی آیت کو برش پھیر کر یا کوچی کر کے مٹایا ہے۔ اس میں جب مجھے ملوث کیا گیا اور کافی دنوں کی بحث کے بعد جب آخر پہلے سے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق عدالت نے مجھے مجرم بنا دیا تو اگلے دن جب ہم تھانہ ربوہ سے چنیوٹ جا رہے تھے تو مَیں نے دیکھا کہ ہماری گاڑی کے قریب سے حضرت مرزا صاحب کی گاڑی گزری ہے اور ان کے چہرے سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔ خیر چنیوٹ عدالت کے صحن میں مرزا صاحب سے ملاقات ہو گئی، ہماری گاڑی میں آ کر بیٹھ گئے۔ اس وقت بھی بیمار تھے، مَیں نے کہا آپ نے کیوں تکلیف کی۔ فرمانے لگے اس وقت مجھے اپنی کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بہر حال لمبا وقت بیٹھے رہے۔ گو بظاہر ہمیں تسلیاں بھی دیتے رہے اور ہم بھی ان کو کہتے رہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن ان کے چہرے پر اس وقت بڑی فکر مندی کے آثار تھے اور مستقل وہاں بیٹھے ہوئے دعاؤں میں مصروف رہے، دعائیں اور باتیں ساتھ چلتی رہیں۔ غرض ان کی زندگی کے بیشمار واقعات ہیں۔ ان کو یہ بھی بہت بڑا اعزاز حاصل تھا کہ 1922ء سے، جب سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باقاعدہ شوریٰ کا نظام جماعت میں قائم فرمایا آپ کو شوریٰ میں شمولیت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ تقریباً 84 سال تک جماعتی خدمات کی توفیق پاتے رہے اور خوب توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔

حضرت مرزا صاحب کی ایک اور بات بھی ان کے کسی عزیز نے لکھی کہ ہم ان سے ملنے کے لئے گئے۔ آپ بیمار تھے۔ بستر پر لیٹے ہوئے تھے تو باہر لوگوں کا رش تھا۔ بستر پر لیٹے ہوئے ہی لوگ آ رہے تھے اور مل رہے تھے۔ یہ دوپہر سے پہلے یا بعد کا وقت تھا مَیں نے ان سے کہا کہ یہ تو ملاقات کا وقت نہیں ہے۔ لوگوں کو بھی کچھ خیال کرنا چاہئے کہ وقت پر آیا کریں اور آپ کو اس حالت یعنی بیماری میں آ کر نہ ملیں تو فرمانے لگے کہ امیر کے لئے کوئی وقت نہیں ہوتا۔ اگر امارت کی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں پھر ہر وقت ہر ایک کا حق ہے کہ آئے اور اپنے مسائل بیان کرے۔ تو یہ دوسرے امراء کے لئے بھی بڑا سبق ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت میں آئندہ بھی ایسے علم و عرفان اور وفا سے بھرے ہوئے وجود پیدا فرماتا رہے۔ ان کی اولاد کو بھی توفیق دے کہ ہمیشہ احمدیت اور خلافت سے وفا کرنے والے رہیں۔

پھر گزشتہ دنوں ہونے والے فوت شدگان میں مولانا جلال الدین صاحب قمر ہیں۔ آپ بھی جماعت کے بڑے پرانے خادم اور فدائی بزرگ تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 83 سال تھی۔ لمبا عرصہ فلسطین اور مشرقی افریقہ کے ملکوں میں تبلیغ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مختلف زبانوں کو جانتے تھے جو ایک مبلغ کا خاصہ ہونا چاہئے۔ عربی، فارسی انگریزی اور مشرقی افریقہ کی بعض مقامی زبانیں بھی جانتے تھے۔ جامعہ میں پڑھانے کی بھی ان کو توفیق ملی۔ بڑے سادہ مزاج تھے۔ مجھے امید ہے کہ ان کے شاگرد آج دنیا میں پھیلے ہوں گے۔ تقریباً گیارہ سال تک انہوں نے جامعہ میں بھی پڑھایا تو یہ شاگرد جنہوں نے مولانا صاحب سے پڑھا ان کا فرض ہے کہ اپنے استاد کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔

پھر مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں، صاحبزادی امتہ الباسط بیگم صاحبہ کا جو میری خالہ بھی تھیں بلکہ ہم دونوں میاں بیوی کی خالہ تھیں۔ مجھے بچپن سے ہی ان سے تعلق تھا۔ ان کے گھر آنا جانا تھا۔ بڑی غیر معمولی طبیعت کی مالک تھیں۔ بچپن میں مجھے یاد ہے کہ ایک دوسرے کے گھروں کے اندر ہی دروازے کھلتے تھے۔ تو اس وجہ سے کہ دروازہ بیچ میں ہی ہے، بے وقت ان کے گھر چلا جایا کرتا تھا۔ لیکن مجال ہے جو کسی وقت بھی کم از کم میرے سامنے یہ اظہار کیا ہو کہ کوئی بیزاری چہرے سے ٹپکتی ہو یا کسی قسم کا اظہار کیا ہو کہ بے وقت کیوں آتے ہو۔ ہمیشہ خالہ ہونے کا حق ادا کیا کہ جس وقت مرضی آؤ۔ گھر پہ حق ہے۔ اور ہمیشہ اپنا گھر کھلا رکھا۔ اس طبیعت کی وجہ سے اور بے تکلفی کی وجہ سے بعض دفعہ باتوں باتوں میں ان کے ساتھ زیادتی بھی ہو جاتی تھی۔ یا احساس ہوتا تھا کہ زیادتی ہو گئی ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ برداشت کر جاتی تھیں۔ کبھی اس کا اظہار نہیں کیا۔ اس لحاظ سے بھی بڑی غیر معمولی طبیعت تھی۔ خلافت سے بے انتہا محبت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے چھوٹے بھائی تھے۔ خلافت کے بعد وہ احترام دیا جو خلافت کا حق

ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جو دوسرے بڑے بہن بھائی ہیں انہوں نے ایک دفعہ باتوں میں ان سے پوچھا کہ پہلے تو نام لیتے تھے اب ادب اور احترام کے دائرے میں ان کو مخاطب کرنے یا ان سے بات کرنے کے لئے آپ کس طرح ان کو مخاطب کرتی ہیں۔ تو کہنے لگیں کہ اب وہ خلیفہ وقت ہیں۔ مَیں تو خلیفہ وقت ہی کہتی ہوں تا کہ خلافت کا احترام قائم رہے۔ اور ذاتی رشتوں پر خلافت کا رشتہ مقدم رہے۔ میرے بارے میں کسی نے پوچھا کہ اب کس طرح مخاطب کریں گی۔ تو فرمانے لگیں کہ میرے نزدیک خلافت کا رشتہ سب سے مقدم ہے۔ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتی تھی اسی طرح ان کو مخاطب کروں گی۔ خلافت کے بعد اپنی خالاؤں میں میری سب سے پہلی ملاقات شاید ان سے ہوئی اور ان کی آنکھوں میں، الفاظ میں، بات چیت میں جو فوری غیر معمولی احترام مَیں نے دیکھا وہ حیران کن تھا۔ گو کہ میرے جو باقی بڑے رشتے تھے انہوں نے بھی اسی طرح اظہار کیا ہے، لیکن ان کو اور میری ایک اور بزرگ ہیں ان کو مَیں نے فوری طور پر مل لیا تھا اور پہلا موقع تھا اس لئے فوری دل پر نقش ہو گیا۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ ان کا جائیداد اور زمینوں کا انتظام مشترکہ چلتا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی زندگی میں وہ انتظام میرے سپرد کیا ہوا تھا۔ تو ان کی وفات کے بعد جب مَیں نے ان کے بچوں کو کہا کہ اپنے انتظامات سنبھال لو۔ تو ان کو بھی کہا کہ اس طرح علیحدہ کریں۔ احمد نگر کی زمینوں کا حساب اور انتظام تھا۔ پہلے تو زبانی بھی اظہار کرتی رہیں۔ پھر اب اس دفعہ مجھے لکھ کر اس پریشانی کا اظہار کیا کہ کہیں کسی ناراضگی کی وجہ سے تو مَیں یہ انتظام نہیں چھوڑ رہا۔ ان کو سمجھایا کہ جب میرا براہ راست انتظام نہیں اس لئے بہتر ہے کہ اپنا اپنا خود سنبھالیں تو کہنے لگیں کہ مَیں اسی لئے پریشان ہوں کیونکہ میرے سے یہ برداشت نہیں کہ کسی بھی حالت میں خلیفہ وقت کی ناراضگی کا باعث بنوں۔ یہ ان کی ذاتی چیز تھی، ذاتی معاملہ تھا لیکن اس میں بھی گوارا نہ کیا کہ خلیفہ وقت کی مرضی کے خلاف ذرا سا بھی کام ہو۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کا بڑا خیال رکھنے والی، دعا اور صدقہ کرنے والی بزرگ تھیں۔ کوئی دعا کے لئے کہہ دیتا تو یاد رکھتی تھیں۔

ہمارے ایک مربی صاحب ہیں جن کا میدان عمل میں کہیں دورے پر جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا اور بہت بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا، ٹانگیں کئی جگہ سے ٹوٹ گئیں، اب تک بیساکھیوں کے سہارے چلتے ہیں، انہوں نے مجھے لکھا کہ مَیں نے ایکسیڈنٹ کے بعد ہسپتال سے ان کو دعا کے لئے فون کیا تو فرمانے لگیں کہ تمہارے لئے روزانہ نفل بھی پڑھ رہی ہوں اور صدقہ بھی نکالتی ہوں۔ تو جماعتی کارکنوں کے لئے بڑا درد رکھتی تھیں۔

خلافت سے محبت کے سلسلہ میں ایک اور بات (بتادوں)۔ اب جب اس دفعہ جلسہ پہ آئی ہوئی تھیں۔ بڑی کمزور تھیں اور ہلکا ہلکا بیماری کا اثر بھی چل رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ آپ اب گھر آرام سے رہیں، دوبارہ نہ آئیں آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ کہنے لگیں کہ مَیں تو خلیفہ وقت سے ملنے کے لئے آتی ہوں۔ اور جب تک ہمت ہے آتی رہوں گی۔ خلافت سے انتہائی محبت تھی۔ اب جاتے ہوئے ان کو گیسٹ ہاؤس میں جب میں مل کر آیا ہوں کہ جا رہی ہیں تو اللہ حافظ۔ رات کو ملا ہوں اگلے دن صبح ان کی فلائیٹ تھی۔ تو جب ائیر پورٹ پر جانا تھا تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے آکر بتایا کہ بی بی امۃ الباسط صاحبہ باہر کار میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ مَیں نے کہا مَیں تو کل مل آیا تھا۔ خیر باہر گئے تو ملاقات ہوئی۔ دعا کے لئے انہوں نے کہا، ان کو دعا کر کے رخصت کیا۔ اور اللہ کے فضل سے خیریت سے پاکستان پہنچ گئیں لیکن بہر حال اللہ کی تقدیر تھی چند دن کے بعد بیماری کا دوبارہ شدید حملہ ہوا۔ ہارٹ اٹیک ہوا اور وفات ہو گئی۔

ان کے گھر پلنے والے ایک لڑکے نے جو اب تو جوان بچوں کے باپ بھی ہیں۔ مجھے لکھا کہ یہاں جرمنی جب آتیں (وہ آجکل جرمنی میں ہیں)۔ تو ہمارے گھر ضرور آتیں، یہ لڑکا بھی سیالکوٹ کے کسی گاؤں سے آیا۔ ان کے والد یا والدہ کوئی ان کو چھوڑ گیا تھا اور وہیں پلا بڑھا ہے۔ لکھا ہے کہ جب میرے پاس آتیں تو میرے بچوں کو کہتیں کہ مَیں تمہاری دادی ہوں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس بچے کو اس کے ماں یا باپ اس وقت کسی گاؤں سے ان کے پاس چھوڑ گئے تھے۔ اور حضرت میر داؤد احمد صاحب اور بی بی امۃ الباسط صاحبہ نے اس لڑکے کو پالا تھا۔ پڑھایا لکھایا اور یہ ان کی ایک بڑی خوبی تھی جس سے ایک دفعہ تعلق قائم ہو جاتا تھا اس کو خوب نبھاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ان کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ نصرت کے میاں غلام قادر شہید ہوئے تو اس کو بھی بڑا حوصلہ دیا اور خوب سنبھالا اور ہر طرح خیال رکھا۔ گو کہ عزیزہ کی اب دوسری شادی ہو چکی ہے لیکن اس کے بچوں کو اور اس کو خود بھی بعد میں سنبھالا دیتی رہیں۔ اور ماں کی دعائیں جو سب سے زیادہ ضروری ہوتی ہیں، ان کی وہ دعائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان بچوں کے لئے کام آتی رہیں گی۔ عزیزہ نصرت اور اس کے بچوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مرزا غلام قادر شہید کے بچوں کو بھی ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان کے والد اور نانی کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو ہمیشہ کی طرح خود ہی اپنے فضلوں سے پورا فرماتا رہے۔ اور ان بچوں کے دادا دادی کو بھی صحت دے اور ان کو شہید کے بچوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے دوسرے بچوں کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ نیکیوں پر چلائے۔ خلافت سے پیار اور محبت اور اطاعت اور فرمانبرداری اور اخلاص ووفا کا تعلق ان کی خواہش سے بڑھ کر عطا فرمائے۔ اور اپنی بزرگ ماں کے لئے ان کو دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

چوتھا ذکر ایک شہید کا ہے۔ ان کا نام ماسٹر منور احمد صاحب ہے۔ یہ گجرات کے رہنے والے تھے۔ جیسا کہ ظالموں کا ہمیشہ سے احمدیوں کے ساتھ یہ سلوک رہا۔ جب دل چاہا، جس احمدی کو مارنے کو دل چاہے مار دیتے ہیں اور کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں۔ قانون بھی احمدی مقتول کا نام سن کر خاموش ہو جاتا ہے کہ مارنے والے نام نہاد مسلمان نے جنت کمائی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔ بہر حال 22 اگست کو صبح دو نامعلوم افراد ان کے دروازے پر آئے جو موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ جب منور صاحب نے دروازہ کھولا، باہر نکلے تو ان دونوں نے اندھا دھند فائرنگ کی اور ان کو پانچ گولیاں لگیں، فوری طور پر ان کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن زخموں کی تاب نہ لا کر وہیں وفات پا گئے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ بڑا بچہ گیارہ سال کا ہے، پھر 7 سال کا پھر تین سال کا۔ اللہ خود ان بچوں کو سنبھالنے کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ جماعت کے بھی بڑے اچھے کارکن تھے۔ خدمات سرانجام دیتے تھے۔

دشمن سمجھتا ہے کہ آج احمدیوں کی ملک میں کوئی نہیں سنتا، قانون ان کی حفاظت نہیں کرتا۔ اس لئے ان کو شہید کر کے ان کے خیال میں قتل کر کے جتنا ثواب کمانا ہے کما لو۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیت کی راہ میں بہایا ہوا یہ خون تو کبھی ضائع نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس طرح جان قربان کرنے والوں کو زندہ کہا ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی خاطر مرتے ہیں وہ زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے اور ان کے دشمنوں سے اللہ تعالیٰ خود ہی بدلہ بھی لے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ شہیدوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ ملک میں رہنے والوں کی آنکھیں کھولے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دیکھتے ہیں اور پھر بھی ان لوگوں کو عقل نہیں آتی۔ آج اگر ملک بچا ہوا ہے تو احمدیوں کی وجہ سے بچا ہوا ہے۔ اس لئے احمدی بڑے درد سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے ملک کو پاک کرے اور اس ملک کو بچا لے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا شہید کے بچوں کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان پر اپنا فضل فرماتا رہے۔

وفات یافتگان کا ذکر ہوا ہے تو اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا طریق تھا۔ ان کے بارے میں آپؐ نے کیا نصیحت فرمائی کہ کس طرح دعا کی جائے۔ آپ کا اسوہ کیا تھا؟ اس بارے میں چند احادیث بھی پیش کرنا چاہتا ہوں تا کہ اس پر عمل کر کے ہم اپنے لئے بھی اور وفات یافتگان کے لئے بھی اللہ کا رحم اور مغفرت حاصل کرنے والے ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمیٰ کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ان کی وفات ہو چکی تھی اور ان کی آنکھیں کھلی تھیں اور آنحضورؐ نے آتے ہی پہلے ان کو بند کیا۔ پھر حضرت ابو سلمیٰ کے اہل میں سے کسی نے نوحہ کی غرض سے بلند آواز نکالی، اونچی آواز میں ماتم کرنے کی کوشش کی تو نوحہ کی آواز سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے لوگوں کے لئے صرف خیر کی بات کرو۔ کیونکہ ملائکہ ہر وہ بات جو تم کرتے ہو اسے امانت رکھتے ہیں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ابو سلمیٰ کی بخشش فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور اس کے پیچھے رہنے والوں میں اس کا اچھا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! ہمیں بخش دے اور اس کی بھی بخشش فرما۔ اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ فرما۔ اور اس کے لئے اسے منور فرما۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب تغمیض المیت۔ حدیث نمبر 3116)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھایا اور اس میں یہ دُعا کی۔ یہ جنازے کی دعا ہے نوجوانوں کو بھی یاد کرنی چاہئے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا۔ وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ۔ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ۔ اے ہمارے خدا! ہمارے زندوں کو، ہمارے وفات پانے والوں کو، ہمارے چھوٹوں کو، اور ہمارے بڑوں کو،

ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اور ہم میں سے جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں سب کو بخش دے، اے ہمارے خدا جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ۔ اور جس کو تُو ہم میں سے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔ اے ہمارے خدا تو اس مرنے والے کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہر قسم کے فتنہ سے ہمیں محفوظ رکھ۔ (ترمذی کتاب الجنائز باب مایقول فی الصلوٰۃ علی المیت)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میت کی تدفین کے بعد خود بھی استغفار کرتے تھے اور لوگوں سے بھی مخاطب ہو کر فرماتے تھے یہ حساب کا وقت ہے اپنے بھائی کے لئے ثابت قدمی کی دعا مانگو۔ اور مغفرت طلب کرو۔ (ابوداؤد) طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ خدا جنت میں ایک بندے کا مرتبہ بلند فرماتا ہے تو بندہ پوچھتا ہے اے پروردگار مجھے یہ مرتبہ کہاں سے ملا تو خدا فرماتا ہے کہ تیرے لڑکے کی وجہ سے کہ وہ تیرے لئے استغفار کرتا رہا ہے۔ پس اولاد کو اپنے مرنے والوں کے درجات کی بلندی کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بے حساب جانے دے اور ہم پر بھی رحم اور فضل فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار کی وفات پر فرمایا۔ آلِ جعفر کے لئے کھانا تیار کرو۔ ان کو ایک ایسا امر درپیش ہو گیا ہے جو ان کو مصروف رکھے گا۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب صنعۃ الطعام لاھل البیت۔ حدیث نمبر 3030)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ کیا یہ جائز ہے جب کارِ قضا کسی بھائی کے گھر میں ماتم ہو جائے یعنی کوئی فوت ہو جائے تو دوسرے دوست اپنے گھر میں اس کا کھانا تیار کریں۔ فرمایا نہ صرف جائز بلکہ برادرانہ ہمدردی کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ ایسا کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 233 جدید ایڈیشن)

مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ یہاں اس طرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ ہمسایوں کی کوشش ہوتی ہے کہ جماعتی انتظام کے تحت لنگر میں جو کھانا پکتا ہے وہیں سے آ جائے۔ اگر تو ہمسائے نہ ہوں پھر تو جماعت کا فرض ہے کرتی ہے اور کرنا چاہئے۔ لیکن اگر ارد گرد احمدی ہمسائے رہتے ہوں تو ان کو اپنے فرض کو ادا کرنا چاہئے۔ اور اس طرف خاص توجہ دیں۔ اور دنیا میں ہر جگہ جماعت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

سوگ منانے کے ضمن میں حضرت زینب بنت ابی سلمیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی، ان دنوں آپ کے والد حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے میری موجودگی میں زرد رنگ کی خوشبو منگوائی۔ پہلے اپنی لونڈی کو لگائی پھر اپنے ہاتھ اور اپنے رخساروں پر ملی اور ساتھ ہی فرمایا: خدا کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں۔ مگر مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان لانے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے کا سوگ کرے۔ البتہ بیوی اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں گزارتی ہے۔ (بخاری کتاب الجنائز باب احداد المرأۃ علیٰ غیر زوجھا)

جنازے میں شامل ہونے کے بارے میں روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ثواب کی نیت سے جاتا ہے اور اس کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیراط اجر لے کر واپس لوٹتا ہے۔ اور ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر سمجھو اور جو شخص دفن ہونے سے پہلے واپس آ جاتا ہے تو وہ صرف ایک قیراط کا ثواب پاتا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب اتباع الجنائز من الایمان)

اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ خاص طور پر ربوہ میں، مَیں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی کہ جس محلے میں کوئی احمدی وفات پا جاتا ہے تو اس محلے کے لوگوں کا فرض ہے کہ اس جنازے کے ساتھ جایا کریں لیکن باہر سے موصیان کے جنازے ربوہ میں آتے ہیں تو ان کے لئے وہاں جماعتی طور پر انتظام ہونا چاہئے۔ خدام الاحمدیہ کو بھی انتظام کرنا چاہئے کہ جنازے میں کافی لوگ شامل ہوا کریں۔

پھر فوت شدہ کی خوبیوں کا ذکر کرتے رہنے کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے وفات یافتگان کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ اور ان کی کمزوریاں بیان کرنے سے احتراز کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الجنائز المشی بالجنازۃ و الصلاۃ علیھا)

ابھی جمعہ کی نماز کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ مَیں ان سب کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

دوسری بات جو مَیں کہنا چاہتا تھا وہ امریکہ کے جلسے سے متعلق ہے۔ امریکہ میں مَیں نے جانا تھا لیکن حالات کی وجہ سے پروگرام ملتوی کرنا پڑا تو میرا خیال تھا کہ آج اس حوالے سے کچھ کہوں گا کیونکہ آج ان کے جلسے کا پہلا دن ہے۔ لیکن پھر وفات یافتگان کے ذکر کی وجہ سے اس مضمون کو چھوڑنا پڑا۔ لیکن مختصراً میں ان کو اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں۔ یہ جلسے جس مقصد کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں ورنہ ان جلسوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ لوگوں نے یہ ذکر سنا کہ کس طرح ہمارے بزرگ اپنی زندگیاں بسر کرتے رہے۔ دعاؤں اور نیکیوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالیں تا کہ دنیا کے ہر کونے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے فیض پانے والوں کا ایسا گروہ تیار ہو جائے جو توحید کو قائم رکھنے والا اور اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق قائم کرنے والا ہو۔ اور یہ کام اللہ کے فضل کو جذب کرنے سے ہی ہو گا۔ اور اللہ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے، عبادات کی ضرورت ہے۔

پس ان تین دنوں میں امریکہ میں جلسہ ہو رہا ہے یا دنیا میں کہیں اور کسی جماعت میں اگر جلسے ہو رہے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ دیتا ہوں اس کو ہر وقت سامنے رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تندسیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں اور تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے۔ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کیلئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں، نہایت رحیم، کریم حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی پیدا کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا کہ وہ کوئی اور خدا ہے حالانکہ کوئی اور خدا نہیں مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلی کی شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا یہی وہ خوارق ہے۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222-224)

پس اس جلسے پر ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں۔ نمازوں پر بہت زور دیں۔ امریکہ ایک ایسا ملک ہے جو مادی لحاظ سے اس وقت بہت زیادہ ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں رہتے ہوئے ہر احمدی کو اپنے آپ کو اس کی گندگیوں سے محفوظ رکھنے کی اور دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی انتہائی ضرورت ہے اور یہی جلسے کا فیضان ہے، یہی جلسے کا فیض ہے کہ آپ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر لیں۔ اگر خدا مل گیا تو ہم نے اپنے زندگی کے مقصد کو پا لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

رمضان کو اپنی زندگیوں میں داخل کرلیں

از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ
17/جون 1983ء۔بمقام مسجد اقصیٰ۔ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 17/جون 1983 کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ میں رمضان المبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک سے متعلق فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

ماہ رمضان میں جنت کے دروازوں کے کھولے جانے اور شیطانوں کے جکڑے جانے سے مراد

سوال یہ ہے کہ خواہ وہ آسمان کے دروازے ہوں یا جنت کے دروازے ہوں ان دروازوں سے کیا مراد ہے اور جو دروازے بند کئے جاتے ہیں وہ جہنم کے کون سے دروازے ہیں؟ اور کس قسم کی زنجیریں ہیں جن میں شیطان کو جکڑا جاتا ہے؟ اور کیا اس سے ایک عمومی کیفیت مراد ہے یا کوئی خاص معانی ہیں جو بعض حالات میں محدود ہیں اور ان کو ساری دنیا پر کسی حالت میں چسپاں نہیں کیا جاسکتا؟

جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے یہ تو بظاہر مومنوں پر بھی آتا ہے اور کافروں پر بھی آتا ہے۔خدا کے منکرین پر بھی آتا ہے اور خدا کے ماننے والوں پر بھی آتا ہے۔نیک اور پاک عمل کرنے والوں پر بھی آتا ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہنے والوں پر بھی آتا ہے۔ اس لئے ایک بات تو قطعی ہے کہ اس کے عمومی معنے درست نہیں کیونکہ جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے اس مہینہ میں دنیا کی بھاری اکثریت پہلے کی طرح فسق و فجور میں مبتلا رہتی ہے اور رمضان کی قطعاً پرواہ نہیں کرتی۔پس یہ کہنا کہ اس مہینہ میں شیطان جکڑا جاتا ہے یا رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور غضب کے دروازے بند ہوتے ہیں یہ دراصل حدیث کے مفہوم کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا: "اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَان" (سنن نسائی باب فضل شهر رمضان) کہ جب شہر رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دنیا پر برکتیں نازل ہوتی ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں وہاں برکتیں لے کر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی فصیح و بلیغ انسان تھے۔آپؐ کی زبان مبارک میں ایسی فصاحت و بلاغت تھی کہ کتاب اللہ کے بعد کبھی کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے ایسی فصاحت و بلاغت نہیں دیکھی۔چنانچہ اس حدیث کے آغاز ہی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سمجھنے کی چابی رکھ دی۔آپؐ نے فرمایا اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَان کہ جب جب اور جہاں جہاں ماہ رمضان داخل ہوگا وہاں وہاں یہ کیفیات پیدا کرے گا اور مراد یہ ہے کہ رمضان جب اپنی پوری شرائط کے ساتھ کہیں داخل ہوگا تو انسان کے لئے برکتوں کا موجب بنے گا۔ورنہ عملاً رمضان کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو شہروں میں داخل ہو جائے یا ملکوں میں داخل ہو جائے یہ تو انسان کے وجود میں داخل ہوتا ہے۔مراد یہ ہے کہ جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے گا اس کے جہان میں نیک تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اس کے زمین و آسمان میں تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی یعنی جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کر دے تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہو گیا۔ اس طرح ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں وہ بند کر دیئے جائیں گے۔یعنی اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور اس کا شیطان زنجیروں میں جکڑا جائے گا۔ یہ ہے اس حدیث کا اصل مفہوم۔چنانچہ اس پہلو سے جب ہم مزید غور کرتے ہیں تو یہ جاننا مشکل نہیں رہتا کہ وہ دروازے کون سے ہیں۔

دروازوں سے مراد

جہاں تک انسان کی ذات کا تعلق ہے انسان کے پانچ حواس تو وہ ہیں جن کو حواس خمسہ کہتے ہیں یعنی سونگھنے کی طاقت، سننے کی طاقت، دیکھنے کی طاقت، چکھنے کی طاقت اور لمس یعنی چھونے کی طاقت اور اس کے علاوہ دو قسم کے اور رستے ہیں جو انسان کو داخل ہونے کے لئے یا نکلنے کے لئے یعنی دخول اور خروج کے لئے دیئے گئے ہیں۔انسان کو بعض قسم کے ایسے رستے عطا ہوئے ہیں جن کے اندر دونوں طاقتیں ہیں۔ان کے اندر چیز داخل بھی ہو سکتی ہے اور خارج بھی ہو سکتی ہے۔انسانی زندگی میں ان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔پس ان دروازوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو انسانی جہان کے سات دروازے بنتے ہیں (اور سات آسمانوں کے گویا سات دروازے ہیں)۔ یہ رمضان المبارک کی برکت ہے اور عبادت کا ایسا ایک ہی طریق ہے جو ان ساتوں دروازوں پر پہرے بٹھا دیتا ہے اس کے علاوہ ایک بھی ایسی عبادت آپ سوچ نہیں سکتے جو انسان کے ان قویٰ پر اور ان رستوں پر کامل طور پر حاوی ہو جائے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ **جب کسی مومن کی زندگی میں رمضان داخل ہو جاتا ہے تو وہ سات قوتوں کے رستے جو اس کو جنت کی طرف بھی لے جاسکتے ہیں اور جہنم کی طرف بھی لے جاسکتے ہیں وہ ساتوں رستے جنت کی طرف لے جانے کے لئے وقف ہو جاتے ہیں۔** وہ ساتوں رستے آسمانوں کے دروازے بن جاتے ہیں۔گویا تنزل کی بجائے رفعتوں کی طرف لے جانے کے لئے ممد اور مددگار ثابت ہوتے ہیں۔شیطان ان سات رستوں سے ہی انسان پر حملے کرتا ہے۔فرمایا **ایسے مومن کا شیطان جکڑا جاتا ہے اور کوئی راہ نہیں پاتا کیونکہ ان ساتوں رستوں پر اللہ کی رضا کے پہرے بیٹھے ہوتے ہیں۔** ان ساتوں رستوں پر خدا کے فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے۔ شیطان بالکل بے بس اور عاجز آجاتا ہے۔گویا روزہ ایک ایسی کامل عبادت ہے کہ جس کے نتیجہ میں شیطان کے لئے انسانی نفس میں داخل ہونے کے لئے کوئی بھی راہ باقی نہیں رہتی۔

پس اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنی ان سات قوتوں کو یا ذرائع کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے تو گویا آسمان سے اس کے لئے سات دروازے کھولے جاتے ہیں۔سات کا عدد ایک Symbolic یعنی علامت ہے اور اظہار کا ایک طریق ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ انسان جو اپنی ساری قوتوں کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی ساری طاقتیں اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیتی ہیں۔ایسے شخص پر جب خدا کے فضل سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو وہ یہ سات نہیں رہتے بلکہ بے شمار دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے مومن کا کام یہ ہے کہ رمضان کی برکت کے نتیجہ میں اپنے وجود میں جب رمضان کو داخل کر لے تو اپنا سب کچھ خدا کے لئے کھول دے اور شیطان کے لئے بند کر دے۔ایسی صورت میں ابواب رحمت یعنی اللہ کے فضلوں کے دروازے کھل جاتے ہیں جو سات کے مقابل پر (عدداً بطور کامل عدد کے بے شک کہہ دیں لیکن) عملاً بے انتہا ہیں، ان کی گنتی نہیں ہو سکتی، ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔گویا جب مومن اپنا جہان خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے تو اللہ کا جہان ہر طرف اس پر رحمتیں برسانے لگتا ہے۔ یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مطلب جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی برکات سے ہمیں آگاہ کرنے کے لئے ارشاد فرمائی ہے۔

پس یہ احمدیوں کے لئے بہت ہی مبارک مہینہ ہے اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے ساتوں رستے اللہ کی رضا کے تابع کر کے اپنے سارے قویٰ خدا کی مرضی کے لئے اس طرح وقف کر دے کہ شیطان کو ان میں سے کسی پر دخل نہ رہے۔ یہ ایک مہینہ کی ایک ایسی مسلسل ریاضت ہے جس کے نتیجہ میں انسان جب رمضان سے باہر نکلے گا تو ایک بالکل مختلف کیفیت کے ساتھ، بالکل مختلف شخصیت لے کر باہر نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا ایک مہینہ اس ریاضت میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ کوئی رستہ ایسا نہیں رہنے دے گا جس کے ذریعہ شیطان نفس میں داخل ہو سکتا ہو۔تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے بعد انسان پھر یہ سارے دروازے شیطان پر کھول دے اور اللہ پر بند کر دے۔ اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ انسان یہ سمجھ لے کہ رمضان عارضی نیکیاں لے کر آتا ہے اور پھر اپنے ساتھ ہی نیکیوں کو سمیٹ کر واپس لے جاتا ہے۔ایسے رمضان کا کیا فائدہ جو نعمتیں دے کر واپس چھین لے اور دکھ دور کرنے کے بعد پھر عائد کر دے۔اس سے پہلے جس انسان نے نعمتیں دیکھی نہیں تھیں اس کو ان نعمتوں کی عادت ڈال کر پھر واپس لے جائے۔وہ شخص جو مصیبتوں کا عادی ہو چکا تھا، دنیا کے مصائب کے چنگل میں پھنسا ہوا کسی نہ کسی طرح سسک سسک کر گزارہ کر رہا تھا، رمضان آیا اور ان مصیبتوں سے اسے نجات دلائی اور تمام نفسانی بندھنوں سے اسے آزاد کیا اور جاتی دفعہ پھر وہ بندھن دوبارہ ڈال گیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ دکھوں میں مبتلا ہو جائے گا۔ جس نے آزادی نہ دیکھی ہو اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو اس کو اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔جتنی ایک دفعہ آزادی ملنے کے بعد پھر اس کو دوبارہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے سے ہوتی ہے۔ظاہر ہے ایک شخص جو نعمتوں سے محروم ہوتا ہے اور کسی نہ کسی طرح گزارہ کر رہا ہوتا ہے اگر اس کو نعمتیں عطا کر دی جائیں اور پھر اس سے چھین لی جائیں تو اس سے اس کو زیادہ دکھ پہنچتا ہے۔وہ کہتا ہے تمہیں کس نے کہا تھا کہ مجھے نعمتیں عطا کرو اور میں ان کی عادت ڈالوں جن کے بغیر مجھ سے رہا نہ جائے۔ پہلے تو جس طرح بھی ہو سکتا تھا گزارہ چل رہا تھا۔

پس رمضان المبارک کے بارہ میں یہ تصور بڑا ہی بھیانک اور بڑا ہی جاہلانہ ہے کہ ایک طرف تو ایسا مبارک مہینہ انسان کی زندگی میں داخل ہو کر انسان کی ساری طاقتوں پر فرشتوں کے پہرے بٹھا دے اور شیطان کے لئے ساری راہیں بند کر دے اور اپنے رب کے لئے اور اللہ کے فرشتوں کے لئے ساری راہیں کھول دے اور دوسری طرف جب یہ مہینہ جائے تو اس حالت میں جائے کہ فرشتوں کی بجائے ہر راہ پر شیطان کے پہرے بیٹھے ہوں اور وہاں اللہ تعالیٰ کا داخلہ بند ہو اور شیطان کے لئے کھل کھیلنے کا موقع ہو اور یہ حالت اس ایک مہینہ کے بدلہ پھر گیارہ مہینے تک جاری رہے۔ یہ بڑے نقصان کا سودا ہے۔اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی ہرگز یہ مراد نہیں۔رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینے کی عبادتوں کو استقلال بخشیں۔ اس مہینہ میں جو کچھ برکتیں پائی ہیں انکو دوام عطا کریں۔ جن مصیبتوں سے نجات پائی ہے پھر دوبارہ ان بندھنوں میں نہ جکڑے جائیں۔ان گندگیوں کی طرف پھر منہ نہ کریں جن گندگیوں سے رمضان شریف نے آپ کو نجات دلائی۔

اس ضمن میں ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ رمضان ہمارے لئے ایک بہت بڑی اور خاص نعمت بن کر آیا ہے کیونکہ یہ وہ دور ہے جس میں احمدیت کے دشمنوں نے اپنے غیظ و غضب کے سارے دروازے ہماری طرف کھول دیئے ہیں۔یہ وہ دور ہے جن میں احمدیت کے معاندین ایک پرامن ملک میں کھلے بندوں یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ احمدیوں کے خلیفہ کو بھی قتل کر دو اور ذلیل و رسوا کر کے ٹکڑے اڑا کر پھینک دو اور اس جماعت کا ایک فرد بھی زندہ باقی نہ رہنے دو، اس ملک میں خون کی ندیاں بہا دو یہاں تک کہ ایک احمدی بھی دیکھنے کو نہ ملے۔یہ تعلیم کھلم کھلا دی جارہی ہے۔

اس موقع پر رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ کی

رحمتوں کے دروازے کھولنے کے لئے آیا ہے۔ رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لے کر آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی تمہارے قریب آگیا ہے وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے۔ دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں۔ تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی۔ کوئی ایسی آواز نہیں ہوگی جو تمہارے دل سے اٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو۔

رمضان شریف۔ رحمتوں کا مہینہ

پس رمضان شریف رحمتوں کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اگر خدا کی نافرمانی کے دروازے کھولے جارہے ہیں تو اللہ کی فرمانبرداری کے دروازے آپ کو امن کی دعوت دیتے ہوئے وا ہورہے ہیں اور آپ کو اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ مخالفت کے ہر موقع پر جماعت کو انتہائی صبر کا نمونہ دکھانا چاہئے۔ ساری دنیا میں ایک بھی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہئے، خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا ہو، مرد ہو یا عورت ہو جو بے صبری کا ایک معمولی سا بھی مظاہرہ کرے۔

دنیا میں قوموں نے پہلے بھی قربانیاں دی ہیں اور خدا کے نام پر تو قربانی دینا الٰہی قوموں کے مقدر میں لکھا ہوا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ ذلیل ذلیل قومیں جو خدا کے تصور سے بھی ناآشنا ہیں بلکہ خدا کی ہستی کے خلاف علم بغاوت بلند کرتی ہیں وہ ادنیٰ پیغامات کے لئے بڑی بڑی قربانیوں سے دریغ نہیں کرتیں۔ ہم اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے، اللہ کے نام اور اس کی عظمت کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے وابستہ رہنے کے لئے بدرجہ اولیٰ قربانیاں دیں گے اس لئے اگر ہم میں سے ہر ایک کاٹا جائے اور پھینکا جائے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔ پس اگر اسلام کی زندگی ہماری ظاہری موت کا تقاضا کرتی ہے تو اے اللہ! ہم مرنے کے لئے حاضر ہیں۔ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔

دیکھو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دنیا میں ایسی دہریہ قومیں بھی موجود ہیں جنہوں نے دہریت کے لئے قربانیاں دیں۔ پچھلی جنگ عظیم میں روس نے جو قربانی دی ہے وہ بڑی حیرت انگیز ہے۔ روس کا ایک کروڑ سپاہی میدان جنگ میں مارا گیا اور ایک کروڑ غیر سپاہی اس جنگ میں کام آیا۔ پس اگر دنیا والے دنیا کی خاطر ایک کروڑ سپاہی میدان جنگ میں کٹوا سکتے ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں کے لئے ایک کروڑ جانیں فدا کرنا کون سا مشکل کام ہے۔ بڑے ہی غلط فہمی کا شکار ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ڈرا کر ہمیں غلبہ اسلام کی مہم سے ہٹا دیں گے۔ وہ نہیں جانتے کہ ہم کس سرشت کے لوگ ہیں، کس خمیر سے ہماری مٹی اٹھائی گئی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے ہمارا خمیر گوندھا گیا ہے اللہ کی محبت اور اس کی اطاعت ہمارے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے اس لئے دنیا کا کوئی خوف ہمیں ڈرا نہیں سکتا۔ ایک کروڑ احمدی خدا کے نام پر مرنے کیلئے تیار ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر ایک کروڑ احمدیوں کو دشمنی سے مار دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کروڑہا کروڑ ایسے بندے پیدا کر دے گا جو احمدیت کی طرف منسوب ہونے میں فخر سمجھیں گے اور احمدیت کے لئے مزید قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں گے اس لئے یہ سود انقصان کا سودا نہیں ہے۔

مگر میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ وہ لوگ جو خدا کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہو جایا کرتے ہیں اللہ ان کو مرنے نہیں دیا کرتا۔ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا۔ وہ قومیں جو اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کر لیتی ہیں وہ زندہ رکھی جاتی ہیں اور ہمیشہ کی زندگی پانے والی قومیں بن جاتی ہیں۔ ہمیشہ سے یہی ہوتا چلا آیا ہے اور یہی ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پس یہ رمضان المبارک بہت برکتوں والا مہینہ ہے، بہت بر وقت آیا ہے۔ ایک طرف مخالف خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیاری آواز ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ جس کی زندگی میں یہ مہینہ داخل ہو جائے گا اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولتا چلا جائے گا۔ پس اس مہینہ کو اپنی زندگی میں داخل کر لیں خود اس مہینہ میں داخل ہو جائیں کیونکہ اس سے بہتر امن کی اور کوئی جگہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

یہی وہ مضمون ہے کہ عدو جب شور و فغاں میں بڑھ گیا تو ہمیں اپنے پیارے رب کے حضور پناہ ملی اور جس طرح بچہ خوفزدہ ہو کر ماں کی گود میں گھستا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ماں اس کو چاروں طرف سے لپیٹ لیتی ہے اور کوئی وار ایسا نہیں ہو سکتا جو ماں پر پڑے بغیر بچے پر پڑ جائے، ویسا ہی نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں:

عدو جب بڑھ گیا شورو فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

ہم تو اپنے یار نہاں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ اے لوگو! اب کس پر وار کرو گے۔ کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑے بغیر مجھ تک پہنچے اور کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑ سکے اس لئے جس کو خدا کی پناہ حاصل ہو اس کے لئے خوف کا کون سا مقام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے کلام کو سمجھیں تو حقیقت یہ ہے کہ ہر دنیاوی خوف سے آپ آزاد ہو جائیں گے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے ہر مشکل کا علاج اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور ہر آگ کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ عشق الٰہی کی آگ ہے اور عشق الٰہی کی یہ آگ رمضان میں خوب بھڑکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس مہینہ کا ”رمضان“ نام ہی اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی تپش پائی جاتی ہے۔ اللہ کی محبت جولانی دکھاتی ہے ایک خاص گرمی کی لپٹیں اس سے آتی ہیں اس لئے یہ بہت ہی مبارک مہینہ ہے۔

(الحکم جلد نمبر ۵ نمبر ۲۷ مؤرخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر آیت شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن)

ہمیں سنبھالنے اور پناہ دینے کے لئے عین وقت پر آیا ہے اس لئے بہت دعائیں کریں اور خاص طور پر اپنے رب سے اس کی محبت مانگیں، اللہ کی رضا تلاش کریں اس سے التجا کریں کہ اے خدا! ہم تیری رضا پر راضی ہیں۔ جو بھی تیری رضا ہے ہمارے لئے ٹھیک ہے لیکن ہم بہر حال تیری پناہ میں آتے ہیں۔ ہمیں لپیٹ لے۔ ہمیں چھپا لے، ہماری کمزوریوں سے پردہ پوشی فرما، ہماری غفلتوں کو دور فرما دے اور ہماری پناہ بن جا، ہمارے لئے قلعہ بن جا جس کے چاروں طرف تو ہی تو ہو اور دشمن ہم تک نہ پہنچ سکے جب تک تجھ پر حملہ آور ہو کر نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر یہ ہو جائے تو ہم نے گویا اپنی زندگی کا مقصد پا لیا۔ جس کو خدا مل جائے اس کو پھر اور کیا چاہئے۔ پھر تو وہ بے اختیار یہ کہے گا:

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِماً
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ

میں تو اپنے رب کو پا چکا ہوں اب اگر تم مجھے قتل کرتے ہو تو مجھے کیا پرواہ ہے کہ میں قتل ہونے کے بعد کس کروٹ گروں گا۔

وَذٰلک فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَ اِنْ یَّشَا
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

(بخاری کتاب المغازی باب فضل من شھد بدرًا)

خدا کی قسم میرا یہ مرنا اور میرا قتل ہونا محض اللہ کی خاطر ہوگا اور اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے پر رحمتیں نازل فرما سکتا ہے۔ پس جس قوم کو ایسی خوش نصیبی عطا ہو۔ جس کو ایسی ہمیشہ کی فلاح کی راہ مل جائے اس قوم کے لئے خوف و ہراس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور رضا کی چادر میں ہمیں ڈھانپ لے۔ آمین

(خطبات طاہر۔ جلد دوم۔ صفحہ 331-338)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

مورخہ 21.9.06 کو عزیزہ عصمت درخشندہ بنت کے شفیق احمد صاحب کا نکاح مکرم مولوی فضل احمد صاحب معلم وقفِ جدید ساکن چنتہ کنٹہ آندھرا کے ساتھ مبلغ 11525 روپے حق مہر پر مکرم نصیر احمد صاحب خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بمقام تیماپور کرناٹک پڑھا۔ بعد اعلان نکاح رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور دعا ہوئی۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 150 روپے (مینجر بدر)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3/اگست 2006 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو میں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ”حائد مقصود“ تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم رسد علی احمد خان آف کیرنگ کی پوتی اور مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم آف بھدرک کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک صالحہ خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مقصود علی احمد خان مبلغ سلسلہ عالیہ، اڑیسہ)

درخواستِ دعا

☆ خاکسار کی والدہ محترمہ رسول بی صاحبہ اپنی اور اہل وعیال کی صحت وتندرستی اور دینی ودنیوی ترقیات نیز خلافت سے مستحکم وابستگی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ خاکسار معلم سلسلہ ہے احسن رنگ میں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 500 روپے (چوہدری محمود احمد معلم سلسلہ سلوا پونچھ)

☆ مکرم ابراہیم صاحب ہریکر کے چھوٹے بیٹے عزیز سراج احمد اور بیٹی نصیرہ بیمار ہیں ہر دو کی کامل شفایابی اور صحت وتندرستی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے (محمد عبدالرحمٰن بنگالی معلم سلسلہ ساونت واڑی مہاراشٹر)

☆ مکرم خالد احمد صاحب آف جرمنی اپنی اور اہل وعیال کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، بچوں کے روشن مستقبل کے لئے نیز کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینجر بدر)

☆ خاکسار کا بیٹا عبدالقادر عاصم نے امسال جماعت ہفتم میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ بچے کی دینی ودنیاوی ترقیات اور روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے (عبدالمتین راشد حال مقیم دوبئی)

☆ خاکسار کا بارہویں کلاس کا امتحان ہونے والا ہے۔ امتحان میں نمایاں کامیابی نیز بھائی بہن اور والدین کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 150 روپے۔ (عبدالشکور گنائی، رشی نگر، کشمیر)

☆ خاکسار کا کاروبار بعض دشمنوں کی مخالفت کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ اب اللہ کے فضل سے نئی جگہ میں کاروبار شروع کیا ہے۔ مالی پریشانی ہے۔ کاروبار میں برکت اور دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام احمد خان بھوبنیشور، اڑیسہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ امۃ السلام تبسم صاحبہ بمقام بھاگلپور (بہار) مورخہ 23/اگست 2006 شام چار بجے اچانک شدید ہارٹ اٹیک ہونے سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیه راجعون۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور اپنی زندگی میں حصہ وصیت کی پوری ادائیگی کر چکی تھیں۔ مرحومہ اپنے پیچھے چھ بچے چھوڑ گئی ہیں اور سب ہی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ مرحومہ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ میرا ہاتھ بٹاتی رہیں۔ ان کی بلندی درجات، مغفرت و جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر محمد یونس سابق صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور، بہار)

اخبار بدر کی مالی وقلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر بدر)

رمضان المبارک

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں

پرویز عالم متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخرو ذکر اللہ کثیراً (سورۃ الاحزاب:۲۲)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں نیک نمونہ ہے ہراس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

فطرت انسانی میں خداتعالیٰ نے یہ صفت ودیعت کر رکھی ہے کہ اپنے سامنے ایک اسوہ رکھ کر اسی کے نقش قدم پر چلکر اسی کے مطابق اپنے وجود کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت نے ہر طرح سے اشرف المخلوقات کیلئے اس کی زندگی کو اعلیٰ سے اعلیٰ تر بنانے کیلئے اور قرب الٰہی کو حاصل کرنے کیلئے بیشمار چیزیں پیدا کردی ہیں جن کا شمار کرنا انسان کو حمد الٰہی کیلئے مجبور کردیتا ہے چنانچہ منجملہ ان چیزوں کے جو خدا تعالیٰ نے بغیر انسان کے سوال کے پیدا کی ہیں اور اس کے لئے کامل مذہب اسلام اور کامل کتاب قرآن پر عمل کرنے کیلئے حضرت محمد ﷺ کو اسوہ کے طور پر پیش کیا ہے کیونکہ آپ کا وجود باجود قرآنی تعلیمات واحکامات کو ایسے رنگ میں سمجھ چکا تھا اور عمل پیرا ہوسکنے کے لائق تھا جیسا کہ اس کا حق ہے چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً صدقاً و ثباتاً دکھلایا کمال تام کا نمونہ اور انسان کامل کہلایا...... وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔" (اتمام الحجۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۸)

رمضان المبارک کا برکتوں والا ماہ شروع ہوچکا ہے یہ ایک ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ جس کے توسط سے انسان خدا کی بارگاہ تک رسائی حاصل کرسکتا ہے یایوں کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ مومنین کیلئے خدا تعالیٰ نے رمضان کے مہینہ کو خاص طور پر لقاالٰہی کا مہینہ قرار دیا ہے جس میں خدا تعالیٰ خاص طور پر مومنین سے عبادات کے ذریعہ ملاقات کرکے انکی دلجوئی کرتا اور دنیا جہان کی برکتوں سے مالامال کرتا ہے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے رمضان المبارک کے احکامات کا تفصیل ذکر کیا ہے اور اسکی برکت اور فادیت وحکمت کو سمجھا دیا ہے اور ان تمام احکامات پر ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ نے عمل میں کرکے بتادیا ہے کہ خدائی احکامات کی حکمت کیا ہیں اس پر کس طرح عمل کرنا چاہئے کہ تا اس کی برکتوں اسکی جملہ حکمتوں سے مستفیض ہوسکیں۔

روزہ کی ابتداء

روزہ کی ابتداء ہجرت کے دوسرے سال یعنی ۲ ہجری میں رمضان کی آمد پر ہوئی رمضان کے روزوں سے پہلے آنحضرتؐ نفلی روزے رکھا کرتے تھے لیکن رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد آپ نے صرف متواتر رمضان کے ہی روزے رکھے البتہ نوافل کو آپ نے یوں ہی ترک نہ کردیا بلکہ وقتاً فوقتاً نفلی روزہ بھی رکھا کرتے تھے رمضان میں روزے رکھنے کیلئے جب حکم الٰہی نازل ہوا تو قرآن میں خداوند کریم نے اس کی تفاصیل بھی بتادیں کہ اس ماہ میں تمام بالغ مسلمان مرد وعورت باستثنا بیماروں اور مسافروں کے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے سے پرہیز کرنا اور ان اوقات میں خاوند بیوی کے مخصوص تعلقات سے بھی پرہیز کرنا ہے اور روزوں کے ایام کو خصوصیت کے ساتھ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید اور صدقہ وخیرات میں گزارا جاوے اور روزوں کی راتوں میں خاص طور پر نماز تہجد کا التزام کیا جاوے وغیرہ۔

رمضان کی حقیقت

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کیلئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کیلئے خصوصیت نہیں ہوسکتی روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۰۲)

روزے وافطار کے تعلق میں آنحضرتؐ کا اسوہ حسنہ

قرآن مجید میں ارشاد باری روزہ کے متعلق اس طرح پر ہے کہ:۔

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (البقرہ ۱۸۴)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ روزوں کو خدا نے مومنین پر اس لئے فرض کیا ہے کہ تامومن متقی بن جائیں اور اس بات پر کون حرف زنی کرسکتا ہے کہ مومنوں میں سے سب سے زیادہ متقی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے تب تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنا کر ہی اتقا کے درجے کو باسانی پایا جاسکتا ہے چنانچہ اس ارشاد خداوندی کے نتیجہ میں ہمارے پیارے آقا نے ہمارے لئے اپنے وجود کو ایسا نمونہ بنا کر پیش فرمایا کہ ابتدائے عالم سے آج تک اس درجے کا کوئی شخص بھی نمونہ نہ بن پایا۔

چنانچہ ایک حدیث ہے، جس میں آپؐ کے نفلی روزہ کا ذکر ہے اور نفلی روزوں کا حال دیکھکر اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپؐ کے فرض روزوں کا کیا حال ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آنحضرتؐ مہینے میں اتنے دنوں تک افطار کرتے کہ ہم سمجھتے اب روزہ نہیں رکھیں گے اور روزے رکھتے تو اتنے دنوں تک کہ ہم سمجھتے اب افطار نہیں کریں گے اور رات کو اگر کسی کو منظور ہوتا کہ آپ کو نماز پڑھتے دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا اگر یہ منظور ہوتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا۔

(صحیح بخاری شریف جلد اول پارہ ۸ کتاب الصوم)

اس حدیث میں آپؐ کے روزہ کا حال اور عبادت کا حال بخوبی طور پر ظاہر ہوتا ہے پس چاہئے کہ ہم بھی رسول خدا کی طرح ایسے روزے رکھیں کہ اس کا حق ادا ہوجائے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ ساتھ سفر پر چل رہے تھے آپؐ روزہ دار تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپؐ نے ایک شخص سے فرمایا ہمارے لئے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہؐ شام تو ہونے دیجئے آپؐ نے فرمایا اتر ستو گھول اس نے کہا یارسول اللہ ابھی تو دن ہے آپؐ نے فرمایا اتر ستو گھول آخروہ اترا اس نے ستو گھولا پھر آپؐ نے فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی (ادھر) پورب کی طرف سے آن پہنچی تو روزے کے افطار کا وقت آگیا اور آپؐ نے انگلی سے پورب کی طرف اشارہ کیا۔ (بخاری شریف جلد اوّل کتاب الصوم)

تلاوت قرآن کریم اور سخاوت کے متعلق آپؐ کا اُسوہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان (سورۃ البقرہ 186)

ترجمہ:۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جسمیں ہدایت کی تفصیل اور حق وباطل میں فرق کرنے والے امور ہیں۔

اس آیت میں رمضان اور قرآن میں تعلق حقیقی کی طرف توجہ دلاکر خاص طور پر اس ماہ میں قرآن سے رغبت پیدا کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور پھر یہ طبعی امر ہے کہ جہاں انسان کا تعلق رمضان اور قرآن سے ہو جاتا ہے وہاں اس میں اعلیٰ صفات پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک صفت سخاوت کا بھی ظہور ہے اس قرآنی ارشاد کی تعمیل میں حضور کا اُسوہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی پہنچانے میں اور رمضان میں جب حضرت جبرائیلؑ آپؐ سے ملتے تو آپؐ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے جبرائیلؑ رمضان میں ہر رات آپؐ سے ملا کرتے رمضان گزرنے تک وہ آپؐ سے قرآن کا دور کیا کرتے تو جن دنوں میں جبرائیلؑ آپؐ سے ملتے، آپؐ تیز ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہوتے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم)

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کی سخاوت اور تلاوت قرآن مجید کا ذکر ہے۔ جو ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

سفر ومرض میں رخصت سے استفادہ کے متعلق آپ کا اسوہ

خداتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ایاماً معدودات فمن کان منکم مریضاً اوعلیٰ سفر فعدۃ من ایام اُخر۔ (سورہ البقرہ184)

ترجمہ: گنتی کے چند دن ہیں پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورا کرے۔

اس تعلق میں جب ہم رسول خدا ﷺ کا اسوہ دیکھتے ہیں تو احادیث کے مطالعہ سے آپ کے اسوہ ترک صوم فی السفر کا نمونہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ جس سال فتح مکہ ہوا مکہ کو چلے اور آپؐ نے روزہ رکھا اور آپ کے اصحاب نے بھی روزہ رکھا یہاں تک کہ تراع غمیم کے مقام پر پہنچے تو آپؐ سے کہا گیا کہ روزہ لوگوں پر گراں ہے اور سب آپ کے فعل کو دیکھ رہے ہیں سو آپؐ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور پی لیا اور لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے پس انمیں سے بعض نے افطار کرلیا اور بعض نے روزہ رکھا پس آپ کو یہ خبر ملی کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہے تو آپؐ نے فرمایا وہ نافرمان ہیں۔

(ترمذی شریف ابواب الصیام)

یہ حدیث سفر میں روزہ کے متعلق آپؐ کے اسوہ کو ظاہر کررہی ہے۔

اس تعلق میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "جو شخص

مریض اور مسافر ہونیکی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۱۔ بدر ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷)

نماز تراویح کے متعلق آپ کا اسوہ

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ رمضان کی فضیلت میں فرماتے جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان میں تراویح پڑھے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری شریف جلد اوّل کتاب الصوم)

اس تعلق میں بھی آپکا اسوہ مبارک موجود ہے جس سے تراویح ادا کرنے کا سلیقہ احسن رنگ میں بیان فرمایا گیا ہے حق یہی ہے کہ اُسوہ رسول سے ہٹکر جو کام کیا جائے وہ بدعت میں شامل ہے اور بدعت کو رسول خدا ﷺ نے سخت ناپسند فرمایا ہے بہر حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تراویح ادا کرنے کے متعلق مذکور ہے کہ:۔

’’ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے (تراویح یا تہجد) انہوں نے کہا آپؐ رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اس کی خوبی اور لمبے پنے کو کیا پوچھتا ہے پھر چار پڑھتے تھے انکی خوبی اور درازی کا کیا پوچھنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے میں نے ایک بار آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(بخاری شریف جلد اوّل کتاب الصوم)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ مبارک و دیگر ارشادات سے یہی اخذ ہوتا ہے کہ تراویح کی آٹھ رکعتیں ہیں اور اس نماز کو عشاء کے بعد سے لیکر فجر کی نماز سے پہلے تک ادا کیا جاسکتا ہے۔

آخری عشرہ میں عبادت میں شدت اعتکاف وشب قدر کی تلاش میں آپ کا اُسوہ

ارشاد باری تعالیٰ شب قدر کے تعلق میں اس طرح ہے۔

انا انزلنه فی لیلة القدر وما ادرک ما لیلة القدر ۔ لیلة القدر خیر من الف شهر۔ تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلٰم ۔هی حتی مطلع الفجر۔ (سورة)

مندرجہ بالا آیات میں لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ہے جس کو حاصل کرنے کے معاملہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ یہ تھا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آخری عشرہ میں آنحضرتؐ عبادت میں اتنی کوشش فرماتے جو اس کے علاوہ دیکھنے میں نہ آتی۔

(صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتھاد فی العشر الاواخر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور گھر والوں کو بیدار فرماتے۔

(صحیح مسلم کتاب الاعتکاف)

یہ ہے آپ کا اسوہ مبارک، آخری عشرہ میں آپؐ کے اعتکاف کے ذکر میں ایک روایت یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ آنحضرتؐ رمضان کے آخری عشرہ میں برابر اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اُٹھا لیا پھر آپؐ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرتی رہیں۔

یہ آپؐ کے اعتکاف کا ذکر ہے کہ آپؐ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور ان ایام اعتکاف میں آپ کی عبادت کا کیا رنگ تھا اس کا ذکر تو کیا جاچکا ہے پھر انہیں کے ساتھ آپؐ نے شب قدر کا تعین انہیں آخری عشرہ میں ہی فرمایا ہے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ:۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری دہے میں ڈھونڈو جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں۔ (بخاری شریف جلد اوّل کتاب الصوم)

ایک اور روایت پیش ہے جس میں آپ کے اعتکاف وتلاش شب قدر پر روشنی پڑتی ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپؐ نے انہیں دنوں میں اعتکاف کیا جب اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپؐ اعتکاف سے برآمد ہونے والے تھے تو آپؐ نے فرمایا جس شخص نے میرے ساتھ اس سال اعتکاف کیا ہو وہ اخیر کے دہے میں بھی اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر بتلائی گئی پھر بھلادی گئی مگر میں نے اپنے تئیں دیکھا جیسے میں اس صبح کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس شب کو اخیر کے دہے میں ڈھونڈو ہر طاق رات میں پھر ایسا ہوا اسی رات پانی برسا اور مسجد کی چھت ٹپکنے لگی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ کی مبارک پیشانی پر اکیسویں صبح کو کیچڑ پانی کا داغ تھا۔ (بخاری جلد اوّل کتاب الصوم)

یہ وہ مبارک نمونے آنحضرتؐ کی زندگی کے ہیں جو رمضان المبارک کے متعلق ہم کو ملتے ہیں قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق اگر ہم آپؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر رمضان المبارک کے دن گذاریں گے تو انشاءاللہ ہم ان برکات کو حاصل کرنیوالوں میں سے ہوں گے آنحضرتؐ کے اسی اسوہ حسنہ کے نتیجہ میں عرب کے ملک میں رونما ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوگئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اللھم صل وسلم وبارک علیه واله بعدد همه وغمه وحزنه لهذه الامة وانزل علیه انوار رحمتک الیٰ الابد۔

پس آیئے اس عظیم انقلاب پیدا کرنے والے وجود کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر ہم رمضان المبارک کی حقیقی برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں خدا ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

رمضان قسمتیں سنوارنے والا مہینہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے‘‘۔

یہ جو دو قسم کے انسانوں کا ذکر ہے دراصل یہ اللہ کے تعلق میں لازماً یہی مضمون ہے جو رمضان کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہی مضمون ہے جو رمضان کے حوالے سے سمجھانا بہت ضروری تھا۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ جو بات بیان فرمائی ہے کہ والدین کو پایا اور گناہ بخشے نہ گئے اسی حالت میں رمضان گزر گیا یہ بہت ہی گہرا نکتہ ہے جس کا قرآنی تعلیم سے تعلق ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے: ﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (الانعام:152)۔ تو کہہ دے کہ آؤ میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو خدا تعالیٰ نے حرام کردی ہے تم پر۔ ایک یہ کہ خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کرلو۔ دوسرا یہ کہ ماں باپ سے لازماً احسان کا سلوک کرنا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرکے خدا کی ناراضگی نہ کما بیٹھنا۔ تو شرک کا مضمون خدا تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ میرا شرک کروگے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہوگا۔ حرام کردیا ہے تم پر۔ لیکن ماں باپ سے جو احسان کروگے وہ میرا شریک بنانا نہیں ہے۔ شرک سے نیچے نیچے اگر کسی کی عظمت خدا تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے تو وہ ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی ہی نہیں اس سے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرنا ہے۔ پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ رمضان شریف میں دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں جو نہ خدا کو پاسکیں، نہ ماں باپ کا کچھ کرسکیں۔ رمضان گزر جائے اور ان دو پہلوؤں سے ان کے گناہ نہ بخشے گئے ہوں تو یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مربوط چیزیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے اور اس احسان میں اور کوئی شریک نہیں ہے۔ یعنی اس نے آپ کو پیدا کیا، اس نے سب کچھ بنایا اور ماں باپ بھی اس میں شریک ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ماں باپ کو بھی اسی نے بنایا اور ماں باپ کو جو توفیق بخشی آپ کو پیدا کرنے کی وہ اسی نے پیدا کی ہے، اپنے طور پر تو کوئی کسی کو پیدا کر ہی نہیں سکتا اپنے زور سے۔ ایک معمولی سا خون کا لوتھڑا بھی انسان پیدا نہیں کرسکتا اگر خدا تعالیٰ نے اس کو ذرائع نہ بخشے ہوں۔ تو پہلا مضمون یہ ہے کہ اللہ خالق ہے اس لئے اس کا شریک ٹھہرانے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم ہے کہ خدا جس نے سب کچھ بنایا ہے اس کو نظر انداز کرکے نعمتوں کے شکریے دوسروں کی طرف منسوب کردئے جائیں۔ پھر اس تخلیق کا اعادہ ماں باپ کے ذریعے ہوتا ہے اور پھر ماں باپ کے ساتھ آپ کا وجود بنتا ہے۔ اگر ایک تخلیق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ احسان کا سلوک کریں گے تو جو عظیم خالق ہے لازماً اس کے لئے بھی دل میں امتنان اور احسان کے جذبات زیادہ زور کے ساتھ پیدا ہونگے اور پرورش پائیں گے۔ پس یہ دو مضمون جڑے ہوئے ہیں۔ جو ماں باپ کے احسان کا خیال نہیں کرتا اور جواباً ان سے احسان کا سلوک نہیں کرتا اس سے یہ توقع کرلینا کہ وہ اللہ کے احسان کا خیال کرے گا یہ بالکل دور کی کوڑی ہے۔ پس ماں باپ کا ایک تخلیقی تعلق ہے جسے اس مضمون میں ظاہر فرمایا گیا ہے اور رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مقصد خدا تعالیٰ کو پانا قرار دیا ہے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا بنیادی مقصد بیان فرمایا ہے۔ پس اس تعلق سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو سب سے زیادہ قرآن کا عرفان پلائے گئے آپؐ نے یہ مضمون ہمارے سامنے اکٹھا پیش کیا کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت ہر قسم کے محسنوں کا احسان اتارنے کی کوشش کرو۔ ماں باپ کا احسان تو تم اتار سکتے ہو ان معنوں میں کہ تم مسلسل ان سے احسان کا سلوک کرتے رہو، عمر بھر کرتے رہو۔ اگر احسان نہ بھی اترے تو کم سے کم تم ظالم اور بے حیا نہیں کہلاؤ گے۔ تمہارے اندر کچھ نہ کچھ یہ طمانیت پیدا ہوگی کہ ہم نے اتنے بڑے محسن اور محسنہ کی کچھ خدمت کرکے تو اپنی طرف سے کوشش کرلی ہے کہ جس حد تک ممکن تھا ہم احسان کا بدلہ اتاریں۔ اللہ تعالیٰ کے احسان کا بدلہ نہیں اتارا جاسکتا اور ایک ہی طریق ہے کہ ہر چیز میں اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کرلو، اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/جنوری ۱۹۹۷ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۷/مارچ ۱۹۹۷ء)

مرکز احمدیت قادیان میں
مجلس انصار اللہ بھارت کے 29ویں سالانہ اجتماع کا
نہایت کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام ☆ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان اور دیگر علماء سلسلہ کے خطابات ☆ نماز تہجد ☆ خصوصی درس ☆ علمی و ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام ☆ ملک بھر کی ۱۲۷ مجالس کے ۹۵۸ نمائندگان کی شرکت ☆ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں اجتماع کی وسیع پیمانہ پر تشہیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس انصار اللہ بھارت کا ۲۹واں سہ روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۸ تا ۱۰ ستمبر ۲۰۰۶ء کو قادیان میں منعقد ہوا۔ اجتماع گاہ ایوان انصار کے مشرقی جانب احمدیہ گراؤنڈ میں شامیانہ لگا کر بنایا گیا جسے مختلف زبانوں میں احکامات قرآنیہ احادیث اور اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے بصیرت افروز ارشادات سے مکتوبہ بینرز سے سجایا گیا۔ (سٹیج کے پیچھے ''صد سالہ خلافت جوبلی عالمگیر غلبۂ اسلام کا سنگِ میل'' عبارت لکھ کر بینر آویزاں کیا گیا تھا) اجتماع کے پروگراموں کو احسن رنگ میں انجام دینے کیلئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب صدر اول کی زیر نگرانی ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے اجتماع کے جملہ پروگراموں کو مرتب کر کے مجالس کو آگاہ کیا تا کہ انصار زیادہ سے زیادہ تیاری کے ساتھ تشریف لائیں اسی طرح ۲۵ مختلف شعبہ جات کے تحت منتظمین اور معاونین کی ڈیوٹیاں لگائیں جس سے اجتماع کے پروگرام تکمیل پانے میں سہولت اور بہتری پیدا ہوئی۔ امسال پرانی مجالس کی نسبت نئی مجالس کے نمائندگان نے زیادہ تر شرکت کی۔

پہلا دن 8 ستمبر بروز جمعہ

اجتماع کے پروگراموں کا آغاز صبح 4:15 بجے باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں محترم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے ذرائع عنوان پر درس دیا درس کے اختتام پر انصار نے مسجد میں ہی اجتماعی طور پر تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہ سب انصار بہشتی مقبرہ میں مزار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر تشریف لے گئے جہاں مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

افتتاحی پروگرام: پونے 4 بجے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان اجتماع گاہ میں تشریف لائے جہاں پر مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت اور ناظمین علاقہ وصوبہ جات نے مہمان خصوصی کا استقبال کیا اور گلپوشی کی۔ بعدہٗ آپ فلیگ پوسٹ پر تشریف لائے اور لوائے انصار اللہ کی پرچم کشائی کی اور دعا کرائی بعدہ آپ سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم قاری نواب احمد صاحب نے کی جبکہ عہد محترم صدر مجلس نے دہرایا۔ نظم مکرم سفیر احمد صاحب شمیم معاون صدر نے پیش کی بعدہ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ نے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اجتماع انصار اللہ بھارت کے موقعہ پر ارسال فرمودہ بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ (پیغام اس شمارہ کے آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں) بعدہ مکرم کے زین الدین صاحب حامد قائد عمومی نے سالانہ کارگزاری رپورٹ مجلس انصار اللہ پیش کی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب لیکچر لاہور کی رسم اجراء کی تقریب ہوئی یہ کتاب مجلس انصار اللہ بھارت نے شائع کی ہے۔ بعدہ مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ بانیٔ مجلس انصار اللہ کی دور بین نگاہ نے آئندہ ہونے والی جماعتی کاموں کی وسعت کو دیکھ لیا تھا اور آپ نے جماعت میں ذیلی تنظیموں کا قیام فرمایا اور عمروں کے لحاظ سے افراد کی تقسیم کی چنانچہ اس کے نتیجہ میں جماعت کو ایسے افراد ملتے رہے جن میں جوش جذبہ لگن تجربہ اور حکمت کی صفات تھیں انصار اللہ کی تنظیم باقی سب تنظیموں کی نگران ہے ہمارے کاموں میں تب برکت پڑتی ہے جب ہم خلیفۂ وقت کی منشاء کے مطابق اپنے پروگراموں کو ڈھالتے ہیں۔ آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ الٰہی سلسلوں کا مستقبل غیب میں ہوتا ہے اس کو حاضر میں لانے کے لئے قوم اور افراد کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ آپ نے صحابہ کرام کی قربانیوں اور اسلام کے روشن مستقبل کی مثال دیتے ہوئے انصار اللہ کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دوران اجتماع بارش شروع ہوگئی انصار اطمینان سے بیٹھے کاروائی سماعت کرتے رہے۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کروائی بعدہ حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سننے کے لئے انصار مسجد اقصیٰ میں اور اپنے گھروں میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد انصار کے حسن قرأت، نظم، تقاریر کے مقابلہ جات پنڈال میں ہوئے۔ اس موقعہ پر بیرونی مجالس کے دو انصار کو جنہوں نے دوران سال ترجمہ قرآن مجید مکمل کیا انعام دیا گیا۔

دوسرا دن 9 ستمبر بروز ہفتہ

آج کے پروگراموں کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا بعد نماز فجر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے درس دیا اورر ارا کین انصار اللہ نے مسجد میں ہی اجتماعی تلاوت کی۔ 6:30 بجے انصار نمائندگان کی خصوصی میٹنگ ایوان انصار میں ہوئی۔ ناشتہ کے بعد خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ پنڈال میں ہی منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری سابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے نماز تہجد کی اہمیت و برکات پر تقریر کی آپ نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں تہجد کی اہمیت و برکات کا تفصیل سے ذکر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی مثال پیش کرتے ہوئے تہجد میں اٹھنے کے ذرائع بھی بیان کئے

دوسری تقریر رابطہ نومبائعین اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے کی آپ نے خلافت رابعہ میں جوق در جوق ہونے والے احمدی افراد اور بعد میں ان تک رسائی اور رابطہ بحال نہ رہنے کی وجہ سے احمدیت کا فعال حصہ نہ بننے کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ کی تحریک رابطہ نومبائعین کی اہمیت وضرورت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم کنجی احمد ماسٹر صاحب زونل امیر کیرلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

اجلاس کی تیسری تقریر انصار اللہ اور تربیت اولاد کے عنوان پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد سابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے کی آپ نے عمر اور تجربہ کے حوالہ سے انصار اللہ کو انکی فضیلت اور فرائض منصبی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نہایت عالمانہ رنگ میں اس عنوان پر روشنی ڈالی بعدہ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے نہایت جامع رنگ میں اجتماع کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے محترم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا سے گزارش کی کہ آپ بھی ہمیں اس موقع پر چند نصائح سے نوازیں۔ محترم پرنسپل صاحب نے فرمایا کہ اسلام کا غلبہ ہونا ہے اور یہ یقینی اور صدفی صد درست بات ہے یہ غلبہ اخلاق علم دلائل و نشانات کا غلبہ ہے یہ عددی غلبہ بھی ہوگا۔ اگر زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوں اور تربیت نہ ہو تو بڑا ابتلاء پیدا کر دیتے ہیں ہمارے پاس وقت بہت کم ہے کام بہت زیادہ ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ بحیثیت فرد اور جماعت اپنا زیادہ سے زیادہ اس میں حصہ ڈالیں۔ اور جب ہماری واپسی کا وقت آئے تو ہماری نسلیں تقویٰ پر قائم ہو چکی ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم صرف علمی دلائل سے مخالفین کے منہ بند کرنے والے نہ ہوں بلکہ اخلاق نشانات اور سچائی سے ان کے دلوں کو جیت سکیں اور ان پر غالب آسکیں۔ اس خصوصی نشست کے بعد انصار اللہ کے اذان اور عہد کے مقابلے ہوئے اور احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کی کھیلیں ہوئیں۔ رات ساڑھے آٹھ بجے پنڈال میں گروپ B کے مقابلہ حسن قرأت نظم خوانی اور تقاریر ہوئے۔

تیسرا روز ۱۰ ستمبر بروز اتوار

نماز تہجد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر قائد تربیت نے پڑھائی نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے انصار اللہ کے قیام کی غرض و غایت عنوان پر خصوصی درس دیا۔ آج بھی انصار نے مسجد میں ہی اجتماع تلاوت کی بعدہ مزار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر انصار تشریف لے گئے جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ جبکہ ایوان انصار میں نمائندگان مجالس کی خصوصی میٹنگ ہوئی۔

ساڑھے نو بجے پنڈال میں مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر مجلس صف دوم کی زیر صدارت علمی نشست کا آغاز ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب بدر نے ''اسلام اور حفظان صحت'' عنوان پر دلچسپ انداز میں معلوماتی تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اس تعلق میں اسلام کا ہر حکم حکمت پر مبنی اور موجودہ سائنسی وطبی نظریہ کے مطابق درست ومفید ہے اس تقریر کے بعدہ ﴿صد سالہ خلافت جوبلی اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں﴾ عنوان پر مجلس مذاکرہ ہوئی جس میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد اور مکرم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جبکہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس نے سیکرٹری کے فرائض انجام دئے۔

مجلس شوریٰ: ٹھیک بارہ بجے مجلس ناصر آباد میں زیر صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم مجلس شوریٰ منعقد ہوئی صدر مجلس کے ساتھ ہی دونوں نائب صدر صاحبان بھی رونق افروز ہوئے مکرم

قاری نواب احمد صاحب نے تلاوت کی اور ترجمہ سنایا اور صدر مجلس نے عہد دوہرایا بعدہ مکرم قاری صاحب قائد مال نے نئے سال کا بجٹ آمد وخرچ پیش کیا۔ نمائندگان شوریٰ کے استفسارات وتجاویز کے بعد باتفاق رائے اسے منظور کیا گیا اس شوریٰ میں 183 نمائندگان نے شرکت کی دعا کے بعد شوریٰ اختتام پذیر ہوئی۔ شوریٰ کا ایجنڈا اردو انگریزی ہندی میں تیار کر کے نمائندگان کو دیا گیا۔ نمازوں اور وقفہ طعام کے بعد بیرونی مجالس سے آئے ہوئے نومبائعین کو مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی گئی۔ شام چار بجے انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے تینوں روز بحیثیت مجموعی بیڈمنٹن، گولہ، جیولن تھرو، دوڑ ۱۰۰ میٹر، والی بال، میوزیکل چیئر اور رسہ کشی کے مقابلہ جات کے علاوہ دلچسپ کھیلیں ہوئیں جس میں انصار نے بذوق وشوق حصہ لیا۔

اختتامی تقریب وتقسیم انعامات

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان پونے آٹھ بجے اجتماع گاہ میں تشریف لائے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ اور آپ کے ساتھیوں نے آنمحترم کا استقبال کیا۔ بعدہ مہمان خصوصی اسٹیج پر تشریف لائے آپ کے ساتھ ہی محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس اور ہر دو نائبین بھی رونق افروز ہوئے۔ کاروائی کا آغاز مکرم قاری عبد الغفار صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کا ترجمہ مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز زعیم اعلیٰ قادیان نے سنایا۔ بعدہ محترم صدر مجلس کی اقتداء میں جملہ انصار نے عہد انصار اللہ دہرایا جبکہ مکرم ریحان احمد صاحب ظفر قادیان نے نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے اس کے بعد صدر اجتماع کمیٹی مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا آپ نے بتایا کہ اجتماع کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے موسم کو بھی سازگار رکھا جبکہ نزدیکی علاقوں میں بڑی شدید بارش ہوتی رہی۔ اس موقعہ پر حضور انور کا پیغام ایک بار پھر سنایا گیا۔ شکریہ احباب کے بعد محترم مہمان خصوصی نے سالانہ کارکردگی میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی پرانی اور نئی مجالس، نمایاں کام کرنے والے قائدین وناظمین علاقہ وصوبہ جات اور بعض افراد کو انعامات دیئے جبکہ اجتماع کے تینوں دن علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم سوم پوزیشن لینے والوں کو موقعہ پر ہی انعامات سے نوازا گیا۔ اسی طرح اس موقعہ پر الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں نمائندگی کرنے والے افراد کو بھی مجلس کی طرف سے انعامات دئے گئے۔

نئی مجالس

اول شکرآباد (بنگال)
دوئم برہم پورہ 〃
سوم نال گرام 〃

پرانی مجالس شہری

اول: قادیان
دوم: کالیکٹ (کیرلہ)
سوم: کرونا گاپلی (کیرلہ)

پورانی مجالس دیہاتی

اوّل : بانسرہ (بنگال)
دوئم : کیرنگ (اڑیسہ)
سوئم : موریاکنی (کیرلہ)

تقسیم انعامات کے بعد مکرم محمود احمد صاحب مبشر نے اجتماع کے موقع پر لکھی اپنی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ آخر پر مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ اس اجتماع کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت اہم پیغام بھجوایا ہے اس پر بار بار غور کریں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی کوشش کریں اطاعت و وابستگی کے نتیجہ میں اتحاد پیدا ہوتا ہے جو اطاعت خلافت کے بغیر ممکن نہیں۔ آپ نے تاریخ اسلام کے حوالہ سے محبت و پیار و اتحاد کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ۳۰۰ سال تک احمدیت کو غلبہ ملنے کے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں اس عرصہ میں قریباً 12 نسلیں بنتی ہیں جن کو قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اللہ کے وعدے برحق ہیں اس کے لئے ہمیں اپنی نسلوں کو تیار کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کرنی ہے ہمیں خلفاء کرام کی ہر طرح اطاعت کرنی ہے۔ اگر ہم سستی کریں گے تو اللہ تعالیٰ دوسری قوم پیدا کر دے گا۔ خلفاء کرام کی تعلیمات سے یہی سبق ملتا ہے کہ:

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دُور
اے میرے اہل وفا سُست کبھی گام نہ ہو

فرمایا ہمارا ملک تعداد کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا ملک ہے یہاں پر ہی خدا کا مامور پیدا ہوا یہیں دائمی مرکز ہے لہذا ہم پر بہت بھاری ذمہ داریاں ہیں۔ آخر پر آپ نے اجتماع کی کامیابی پر مبارک باد دیتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

اجتماع کے تینوں دن مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام مجلس کے زیر اہتمام ایوان انصار اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمروں میں تھا۔ اسی طرح تینوں دن بک سٹال اور طبی کیمپ کا انتظام تھا جملہ شعبہ جات کے منتظمین ومعاونین نے دن رات نہایت خوش اسلوبی سے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

حاضری : اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۱۹ صوبہ جات کی ۱۲۷ مجالس سے ۹۶۱ کے قریب انصار نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب حاضرین ومعاونین کو اجتماع کی برکات سے نوازے۔

الیکٹرانک میڈیا

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے الیکٹرانک میڈیا جس میں پنجاب ٹوڈے، اور دوردرشن جالندھر شامل ہے نے اعلیٰ پیمانہ پر اجتماع کے افتتاح اور اختتام کی خبریں نشر کیں۔ علاوہ دِس ویک پروگرام میں بھی اجتماع کی کوریج نشر ہوئی۔

پرنٹ میڈیا

الحمد للہ کہ پرنٹ میڈیا نے بھی اجتماع کی رنگدار تصاویر کے ساتھ مختلف عنوان سے تینوں دنوں کی کوریج احسن رنگ میں شائع کی۔ کئی اخبارات نے انصار اللہ پر آرٹیکل مع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تصویر شائع کی۔ علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام برائے ''اجتماع انصار اللہ'' بھی شائع کیا۔ اردو۔ ہندی۔ پنجابی۔ انگریزی زبانوں کے کل ملا کر 15 سے زائد اخبارات نے متعدد بار اجتماع کی خبریں شائع کیں۔ جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

۱۔ دینک جاگرن، ۲۔ امر اجالا ۳۔ اجیت پنجابی۔ ۴۔ اجیت سماچار۔ ۵۔ چڑھدی کلا۔ ۶۔ اتم ہندو۔ ۷۔ پنجاب کیسری۔ ۸۔ جگ بانی ۹۔ ہند سماچار۔ ۱۰۔ اکائی پتریکا۔ ۱۱۔ نواں زمانہ، ۱۲۔ دیش سیوک ۱۳۔ سپوکسمین۔ ۱۴۔ ٹائمز آف انڈیا۔ ۱۵۔ بھاسکر۔ ۱۶۔ جگ بانی، وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ پریس کے تمام نمائندگان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضور انور کی خدمت میں اجتماع سے ایک دن قبل درخواستِ دعا کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں نہایت حوصلہ افزا اور شفقت بھرا جواب موصول ہوا۔ حضور انور نے تحریر فرمایا:

''اللہ کرے یہ اجتماع کامیاب اور مبارک ہو۔ اللہ انصار کو تقویٰ میں ہمیشہ آگے بڑھنے کی توفیق دے اور سب کو دین و دنیا کی نعمتوں سے وافر حصہ دے۔ صحت والی زندگیاں عطا فرمائے اور آپ کو اور تمام رفقاء کو اپنے فضل سے بہترین خدمت کی توفیق دے اور منتظمین اور کارکنان کا بھی ہمیشہ حافظ وناصر ہو آمین۔''

قریشی محمد فضل اللہ، قریشی انعام الحق
(منتظمین شعبہ رپورٹنگ)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء پر تشریف لانے والے احباب متوجہ ہوں

عیدالاضحیٰ یکم جنوری ۲۰۰۷ء کو متوقع ہے اگر ذیقعدہ کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو تو ۳۱ دسمبر کو عیدالاضحیٰ ہو سکتی ہے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب نماز عیدالاضحیٰ قادیان میں ادا کر سکتے ہیں اس صورت میں انکو اپنی واپسی ریزرویشن ۲ جنوری کی کروانی ہوگی لیکن جو دوست عید سے پہلے گھر واپس پہنچنا چاہتے ہوں انکو ۲۹ دسمبر بروز جمعہ واپسی سفر اختیار کرنا ہوگا جبکہ شوریٰ کے نمائندگان کو یہ بھی خیال رکھنا ہے کہ ۲۹ دسمبر کو مجلس شوریٰ منعقد ہونی ہے جو شام تک جاری رہ سکتی ہے لہذا تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے واپسی سفر کی ریزرویشن کروانی چاہیئے (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

عید فنڈ

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے اس فنڈ کی غرض یہ تھی کہ جہاں خوشی کے تہوار پر انسان ذاتی خوشی کیلئے کپڑوں کھانوں اور دعوتوں وغیرہ پر کئی قسم کے اخراجات کرتا ہے دوسروں کو تحائف بھی دیتا ہے وہاں اس خوشی میں دین کی اغراض کو بھی یاد رکھے۔ احمدی احباب نے تو بیعت میں یہ اقرار کر رکھا ہے کہ ''دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے'' اس لئے ہر احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خوشی کے تہواروں پر دین کی اغراض کو ضرور یاد رکھے گا۔ حسب توفیق عیدین کے موقعہ پر اس چندے کی ادائیگی ہوتی ہے۔ یہ مرکزی چندہ ہے وصول ہونے والی تمام رقوم مرکز میں جمع ہوں گی۔ (ناظر بیت المال)

زعماء مجالس انصار الله متوجه هوں

مجلس انصار اللہ کے نئے سال کے بجٹ کی تشخیص کے لئے مجالس کو جو فارمز بھجوائے گئے تھے یا اجتماع کے دنوں میں دستی دیئے گئے تھے اس میں چندہ اجتماع اور چندہ اشاعت درج نہیں ہے۔ غلطی سے پرانے فارمز دیئے گئے تھے۔ نئے فارمز جلد بھجوائے جا رہے ہیں نئے سال کا بجٹ نئے فارمز کے مطابق مرتب کیا جانا ضروری ہے۔ امید ہیکہ زعماء وعہدیداران مجالس اس کی پابندی کریں گے۔ جزاکم اللہ۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

آکسفورڈ (انگلستان) میں
ایک کامیاب بین المذاہب سیمینار

(مبارک احمد بسرا مبلغ سلسلہ۔ مبلغ سلسلہ آکسفورڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 21 / جون 2006ء بروز بدھ آکسفورڈ جماعت کو " our faith and our society " کے موضوع پر ایک کامیاب سیمینار کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس سیمینار کا پروگرام مقامی عیسائی اور بدھ مذہبی رہنماؤں کے تعاون سے تیار کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد مقامی سطح پر دیگر مذاہب اور کمیونیٹیز کے افراد کو ایک جگہ جمع کرنا تھا تاکہ آپس میں مذہب کی بنیاد پر پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کیا جاسکے اور ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ مقامی معاشرے کو پرامن بنایا جائے۔

پروگرام کا آغاز سات بجکر بیس منٹ پر استقبالیہ تقریر سے ہوا جو کہ خاکسار نے کی اور سیمینار کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ نیز اس پروگرام کو منعقد کرنے اور اسے کامیاب بنانے کے لئے بدھ مت اور عیسائی مذہب کے نمائندگان کے تعاون کا شکریہ بھی ادا کیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جبکہ بدھ مت اور بائبل کی تحریرات سے چند اقتباسات پیش کئے گئے۔

پروگرام کے مطابق ہر مقرر کو پندرہ منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔ پہلے مقرر بدھ مت کے نمائندہ Lama Wangyal نے اس پروگرام میں مدعو کرنے اور اپنے مذہبی عقائد کا تعارف پیش کرنے کا موقع فراہم کرنے پر ممنونیت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں اپنی تقریر میں معاشرے میں پرامن استحکام پیدا کرنے کے لئے آپس میں مل جل کر رہنے اور پیار ومحبت کی فضا قائم رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ Rev. Broos Gilingham نے عیسائی مذہب کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ خدا تعالیٰ کی محبت، پیار اور پیغام کو نہ صرف ہمیں اپنانا چاہئے بلکہ انسانی پیدائش کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسے دوسروں تک بھی پہنچایا جائے۔ پروگرام کے مہمان خصوصی محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام کا پیغام ہی سلامتی اور امن و آشتی کا ہے۔ اسلام نے مختلف معاشرتی، اخلاقی اور دینی مسائل کا جو حل آج سے چودہ سو سال پہلے پیش کیا تھا وہ آج بھی اسی طرح لاگو ہوتا ہے۔ جس پر عمل کرنے سے آج کی دنیا تمام مسائل و مشکلات سے نجات پاسکتی ہے۔

معزز مقررین کی تقاریر کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا جس میں نمائندگان مذاہب نے حاضرین کے مختلف سوالوں کے تفصیل سے جوابات دیئے۔ آخر میں Rev. Alwin Samuel نے سیمینار کی کامیابی اور اس کے حسن انتظامات پر جماعت احمدیہ آکسفورڈ کی تعریف کی اور بڑی تعداد میں مہمانوں کی شرکت پر ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس انتہائی کامیاب اور شاندار پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا جس کے بعد مہمانان کرام کی تواضع کھانے سے کی گئی جس کے دوران باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال جاری رہا۔ غیر مسلم مہمانوں کی کل حاضری ۶۰ تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کامیاب پروگرام کے متعلق کم وبیش تمام شرکاء نے مثبت رائے کا اظہار کیا اور بعض مہمانوں نے کھلے دل کے ساتھ اعتراف کیا کہ وہ آج تک اسلام کی اس تعلیم اور پہلو سے ناواقف تھے جو آج یہاں پیش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آئندہ بھی اس قسم کے کامیاب پروگرام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

دربارِ خلافت میں حاضری اور جلسہ سالانہ

وہ ساقی کوثر کی مے سے کچھ ہم کو پلائے گا ساقی
مضراب سے دل کی تاروں کو پھر خوب ہلائے گا ساقی
جو دل میں عشق محمد کو پانے کی تمنا رکھتے ہیں
وہ عشق محمد عربی کو ہر دل میں بسائے گا ساقی
وہ اپنے میٹھے لہجے سے ہر دل کو متاثر کر دے گا
تاریک دلوں کے آنگن میں وہ شمع جلائے گا ساقی
جب احمدی آپس میں مل کر جلسہ کی عید منائیں گے
پھر پیار بڑھے گا آپس میں دل لطف اٹھائے گا ساقی
جب ہر نگری سے پہنچیں گے دیوانے پیارے مہدی کے
پھر پرچم احمد کو اونچا وہ خوب اڑائے گا ساقی
پھر درشن ہوگا آقا کا جلسہ کا منظر دیکھیں گے
ہر احمدی رونق جلسہ کی پھر خوب بڑھائے گا ساقی
سب احمدی پیارے مہدی کی پائیں گے فیض دعاؤں کا
ہر احمدی دیں کی دولت کو پھر خوب کمائے گا ساقی
جب تشنہ لبوں کے جلسہ میں مسرور کٹورے بھر دے گا
مومن بھی اس کی محفل میں کچھ پیاس بجھائے گا ساقی

خواجہ عبدالمومن اوسلو، ناروے

ایم ٹی اے آن ۔ دی ۔ ویب

اَلحَمدُ لِلّٰہ مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کی نشریات 10 / جولائی 2006ء سے انٹرنیٹ پر باقاعدہ ٹی وی چینل کے طور پر 24 گھنٹے نشر کی جارہی ہیں۔ وہ گھر جہاں ڈش انٹینا کی پابندی ہے یا آپ کے دفتر، کالج، یونیورسٹی میں یا سفر کے دوران اپنے ہوٹل میں...... دنیا میں جہاں بھی ہوں ورلڈ وائڈ ویب پر ایم ٹی اے کی نشریات نارمل ٹی وی چینل کی طرح ہر وقت ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

لاگ آن کیجئے: www.mta.tv
مزید معلومات کیلئے فون کیجئے: +442088700922
ای میل بھیجئے: info@mta.tv

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ — کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

MUSTAFA BOOK COMPANY
Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers
Fort Road, Kannur-1, Ph:2769809
C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries
School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

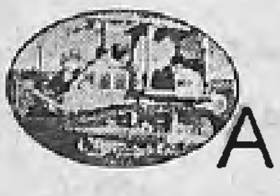
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
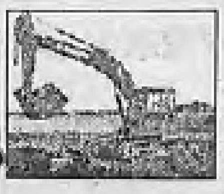
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16069 :: میں نرمل بیگم زوجہ عبدالسلام نومسلم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ راشد احمد الامۃ نرمل بیگم گواہ وحیدالدین شمس

وصیت 16070 :: میں مولوی شیخ عبدالشفیق ولد شیخ عبدالشریف قوم احمدی مسلمان پیشہ مبلغ سلسلہ عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ نگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد شیخ عبدالشفیق گواہ ارشد علی صدیقی

وصیت 16071 :: میں ایس عبدالقادر (آف تاملناڈو) ولد اے آر شاہ الحمید قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے پی اے طارق احمد العبد ایس عبدالقادر گواہ محمد انور احمد

وصیت 16072 :: میں غلام احمد سمیر (آندھرا) مبلغ سلسلہ ولد امیر احمد درکوری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد غلام احمد سمیر گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16073 :: میں شاہ محمود احمد ولد ڈاکٹر شاہ شکیل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن ممبئی ڈاکخانہ ممبئی ضلع ممبئی صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05.05.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ تیرہ کٹھہ زمین پر رہائشی مکان واقع برہ پورہ بھاگلپور بہار۔ قیمت پانچ لاکھ روپے والد صاحب کے مکان۔ ۲۔ وہائٹ ہاؤس کمپاؤنڈ گیا بہار میں جو کہ سات کٹھہ پر پختہ مکان ہے جس کی قیمت 6 لاکھ روپے ہے اور تین بھائیوں میں مشترک ہے۔ ۳۔ نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ (پوسٹ آفس) -/70000۔ ۴۔ پبلک پروویڈنٹ فنڈ اسٹیٹ بنک آف انڈیا 17300 روپے لائف انشورنس پالیسی (جیون سرکشا) -/70000 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/17000 روپے ہے۔ آمد کرایہ مکان واقع برہ پورہ ماہانہ -/1800 میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمود احمد سمیع اللہ العبد شاہ محمود احمد گواہ پرویز احمد سیکرٹری مال ممبئی

وصیت 16074 :: میں ٹی منور احمد ولد ٹی عمر پلی پورم، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ قریشی انعام الحق العبد ٹی منور احمد گواہ محمد انور احمد

وصیت 16075 :: میں انوار احمد عادل ولد محمد عادل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ والدین حیات ہیں، میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3097 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد انوار احمد عادل گواہ ارشد علی صدیقی

وصیت 16076 :: میں محمد شہاب الدین ولد محمد رحمت اللہ (آندھر) قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.9.05 سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد انور احمد العبد محمد شہاب الدین گواہ انعام الحق قریشی

وصیت 16077 :: میں فریدہ بیگم خورشید زوجہ خورشید احمد خادم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد زیورات طلائی 23 کیرٹ ایک سیٹ ہارو کانٹے وزن 30.640 قیمت -/17772 ایک سیٹ ہارو کانٹے 31.970۔ 23 کیرٹ قیمت -/17623 ایک جوڑی کانٹے ۲۲ کیرٹ 10.230 قیمت -/5934 تین انگوٹھیاں 12.520 قیمت -/7262۔ ۲۳ کیرٹ ایک نتھ 1.500 ۔ ۲۲ کیرٹ قیمت -/840 دو ٹکے 6.610۔ ۲۲ کیرٹ قیمت -/3702۔ ۲۲ کیرٹ کڑے گولڈ پینڈنٹ 5.000 قیمت -/2900 زیورات نقرئی کل وزن 519.470 قیمت -/5195 حق مہر -/25000 بذمہ خاوند میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ خاوند موصی ہیں ان کی ماہانہ آمد -/3750 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اگست سے نافذ کی جائے۔

گواہ خورشید احمد خادم الامۃ فریدہ خورشید گواہ قریشی انعام الحق

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں ۔ ’’ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے زمینداروں کیلئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور۔ بھیڑ۔ بکریاں۔ گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اُس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں دوسری تحریکات میں حصہ لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اُس پر (ڈھائی فیصد) کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے۔ خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریۃً غریب عورتوں کو بھی پہننے کیلئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ حضرت امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے‘‘

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اس لئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد)

صدقۃ الفطر

امسال رمضان المبارک کا مقدس مہینہ 25.9.06 سے شروع ہو رہا ہے نظارت ہذا کی طرف سے ہر سال جماعتوں کو صدقۃ الفطر کی موجود الوقت شرح سے مطلع کیا جاتا ہے از روئے احادیث نبویؐ صدقۃ الفطر کی شرح ایک صاع عربی پیمانہ (قریباً دو کلو سات سو پچاس گرام) غلہ یا اس کی رائج الوقت قیمت مقرر ہے جو شخص پوری شرح سے صدقۃ الفطر کی ادائیگی نہیں کر سکتا وہ نصف شرح سے بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔

ہندوستان میں غلہ گندم کی شرح مختلف ہے اس لئے ہندوستان کی جماعتیں مقامی طور پر دو کلو سات سو پچاس گرام غلہ کی مقامی قیمت کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔ قادیان اور اس کے مضافات میں سال گذشتہ کے مطابق 700 روپیہ فی کونٹل اوسط قیمت کے حساب سے پونے تین کلو غلہ گندم صدقۃ الفطر کی پوری شرح 20 روپے اور نصف شرح 10 روپے مقرر کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد کیمطابق صدقۃ الفطر میں وصول ہونے والی مجموعی رقم کا 1/10 حصہ ہر صورت میں مرکزی ریزرو فنڈ حصہ جائیداد میں جمع ہونا چاہئے بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ضروری اعلان بسلسلہ صد سالہ جوبلی جامعہ احمدیہ قادیان

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹھیک آج سے سو سال قبل 1906 کو ایک دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی تھی جس کا نام پہلے مدرسہ احمدیہ رکھا گیا اور آج وہ جامعہ احمدیہ کے نام سے موسوم ہوا ہے جس کی تاسیس پر پورے سو سال ہو گئے ہیں قادیان دار الامان میں اس بابرکت درسگاہ کی صد سالہ جوبلی منائی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ اس سلسلے میں اس سال کے آخر میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہو گی جس میں کثیر تعداد میں اس جامعہ سے فارغ التحصیل مبلغین کرام شرکت فرمائیں گے۔ اس سلسلے میں انفرادی خطوط سے بھی مطلع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سلسلے میں جامعہ احمدیہ اپنا ایک جوبلی سوونیئر ترتیب دے رہا ہے لہٰذا دنیا بھر کے جماعت احمدیہ کے افراد بالخصوص جامعہ سے تعلق رکھنے والے احباب سے گذارش ہے کہ اگر آپ کے پاس جامعہ احمدیہ قادیان کے تعلق سے کوئی بھی یادگاری تصویر یا کوئی اہم واقعہ یا کسی خلیفہ یا صحابی کی کوئی ہدایت یا نصیحت یا خطاب کسی بھی صورت میں موجود ہو تو براہ کرم 15 اکتوبر 2006 تک بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ بروقت سوونیئر شائع کیا جا سکے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ماہ رمضان المبارک میں

حصولِ ثواب کا زرّیں موقعہ

مخلصین تحریک جدید پیارے آقا کی خصوصی دُعاؤں سے بہرہ ور ہوں

الحمدللہ کہ روحانی موسم بہار کا بابرکت مہینہ رمضان المبارک ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مبارک ایام میں ہمیں جہاں عبادات کا حق صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے وہاں سنت نبوی کے تابع بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی بھی توفیق بخشے کیونکہ یہ بھی عبادت کا ہی حصہ ہے۔

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ تحریک جدید کے آغاز سے ہی ہر سال سیدنا حضرت امیر المومنین کی خدمت اقدس میں بغرض دُعائے خاص اُن مخلصین کی فہرست بھجوائی جاتی ہے جو 29 رمضان المبارک سے قبل اپنا حصہ چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کر دیتے ہیں۔ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے بارہ میں بانی تحریک جدید سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں۔ ’’مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کیلئے کوشش کی اور وہ انکی اولادوں کا خود متکفل ہو گا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دُنیا کو روشن کرتا رہے گا‘‘ (انیس سالہ کتاب صفحہ 14)

اسی طرح حضورؓ فرماتے ہیں۔ ’’تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے‘‘ (خطبہ جمعہ 18 نومبر 1938ء)

پس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے یہ بصیرت افروز ارشادات ہر فرد جماعت کو دعوت فکر و عمل دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مبارک الفاظ کے پس پردہ چھپے ہوئے عظیم پیغام کو سمجھنے اور اُس پر دل و جان سے عمل پیرا ہوتے ہوئے 15 ماہ رمضان المبارک تک اپنا چندہ تحریک جدید صد فی صد ادا کر کے پیارے آقا کی مقبول بارگاہ الٰہی دُعاؤں سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ سیکرٹریان تحریک جدید سے گزارش ہے کہ وہ سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے مخلصین کی فہرستیں ساتھ کے ساتھ دفتر وکالت مال کو ارسال کریں تا کہ دفتر کی طرف سے جو دعائیہ فہرست حضور انور کی خدمت میں ارسال کی جاتی ہے اس میں اس کے اسماء گرامی بھی شامل کئے جا سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

badrqadian@rediffmail.com

ایڈیٹر بدر کو اپنے مضامین، خطوط وغیرہ بھیجنے کیلئے اس ای میل کا استعمال کریں۔ (ادارہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260

(M) 98147-58900

E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :

Gold and Diamond Jewellery

Lucky Stones are Available here

الیس اللہ بکاف

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : Deco Builders

Shop No. 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 14th September 2006 | Issue No. 37

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

مَیں آپ کو خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں

جس قدر آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے

آج خلافت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ غلبۂ اسلام ہوگا۔ اسی سے حقیقی توحید کا درس ملے گا اور اسی کے ذریعہ سے عالمی وحدت کا قیام عمل میں آئے گا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ 8، 9، 10 ستمبر 2006

لندن
3.9.06

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم صدر صاحب انصار اللہ بھارت نے سالانہ اجتماع کے موقع پر پیغام بھجوانے کیلئے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آپ سب کو اس سے بھرپور استفادہ کرنے اور آپ کی روحانی تربیت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

اس موقع پر مَیں آپ کو خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آج دنیا سخت بدامنی کا شکار ہے۔ مسلمان مسلمان سے لڑ رہا ہے مختلف فرقوں میں تقسیم ہو کر وہ ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کا شکار ہیں۔ ایک ہی کلمہ پڑھنے والے، ایک ہی نبی کی طرف منسوب ہونے والے، ایک دوسرے کے خلاف محاذ آراء ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کے خزانے موجود ہونے کے باوجود آج مسلمان اس قیادت کی پہچان سے محروم ہیں جو خدا نے انہیں ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے مامور فرمائی ہے۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے صدقے نظام خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا ہوئی ہے جو خدا کے فضل سے دائمی ہے۔ جس قدر آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے۔ آپ کے آپس کے تعلقات میں بھی بہتری آئے گی۔ معاشرے میں بھی امن کی فضا قائم ہوگی اس لئے عافیت کے اس حصار سے فیض پانے کے لئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا۔ غلبۂ اسلام اور امنِ عالم کے لئے دعائیں کرنا ہوں گی اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہوگا اور اپنے عہدیداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خلافت کے دست و بازو اور خلیفۂ وقت کے لئے سلطانِ نصیر بننا ہوگا۔

جس قدر آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے۔ آپ کے آپس کے تعلقات میں بھی بہتری آئے گی۔ معاشرے میں بھی امن کی فضا قائم ہوگی اس لئے عافیت کے اس حصار سے فیض پانے کے لئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا

اطاعت کا مضمون بہت اہم ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس کی اہمیت اور افادیت بیان فرمائی ہے ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ ”جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس مضمون پر خوب روشنی ڈالی ہے آپ فرماتے ہیں:

”اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نُور اور رُوح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو، اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہوتا ہے۔“

پھر فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہوسکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔“

پس اپنے اطاعت کے معیار بلند کریں ہر سطح پر اپنی اطاعت کو سمجھیں۔ عہدیداران اپنے سے بالا عہدیداران کی اطاعت کریں۔ احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ یاد رکھیں کہ آج خلافت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ غلبۂ اسلام ہوگا۔ اسی سے حقیقی توحید کا درس ملے گا اور اسی کے ذریعہ سے عالمی وحدت کا قیام عمل میں آئے گا۔ اللہ آپ سب کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو خلافت کی لڑی میں پروئے رکھے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

والسلام خاکسار
(دستخط) مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس